کتاب الشہادت

مولانا محمد عبد العلیم رسول پوریؒ

ذلك فضل اللّٰه يوتيه من يشاء
واللّٰه ذو الفضل العظیم

کتاب الشہادت

مولانا محمد عبدالعلیم رسول پوریؒ

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
NEW DELHI-110002

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الشہادت

مصنف: مولانا محمد عبدالعلیم رسول پوریؒ

صفحات: ۹۲+۴ سائز: 23x36/16 قیمت: -/۲۵

بہ اہتمام: محمد ناصر خان

ناشر

فرید بکڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2
Phones: 23247075, 23289786, 23289159 Fax: 23279998

KITABUSH-SHAHADAT

Author: **Maulana Muhammad Abdul Aleem Rasulpuri [Rah.]**

Pages: 92+4 Ist Edition: **December 2005**

Price: **Rs. 25/-**

Our Branches:

Delhi: Farid Book Depot (P) Ltd.
422, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6
Ph.: 23265406, 23256590

Farid Book Depot (P) Ltd.
168/2, Jha House, Basti Hazrat Nizamuddin (W),
New Delhi-110013 Ph.: 55358122

Mumbai: Farid Book Depot (P) Ltd.
208, Sardar Patel Road, Near Khoja Qabristan,
Dongri, Mumbai-400009 Ph.: 022-23731786, 23774786

Printed at: **Farid Enterprises, Delhi-2**

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''جو شخص اللہ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے گا، تو شہادت دی جائے گی، اگرچہ شہادت کے ذریعہ سے یعنی قتل فی سبیل اللہ سے محروم رہا۔''

[عن انس رضی اللہ عنہ]

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہار امتنان

حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب رسول پوری مبارک پوری رحمہ اللہ کا رسالہ ''کتاب الشہادۃ'' پہلی بار گورکھپور سے ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا تھا، پھر اس کی اشاعت موقوف ہوگئی، ایک صدی بعد دوسری مرتبہ زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آرہا ہے۔

یہ رسالہ شہادت کے موضوع پر نہایت اہم اور جامع ہے، شانِ الٰہی کہ مصنف کی موت بھی شہادت کی ہوئی، آپ ٹرین میں سوار تھے کہ ڈبہ کی چھت پھٹ گئی، آپ شدید زخمی ہوئے، اور بنارس اسپتال میں داخل کیے گیے، مگر ہوش نہیں آیا، ۲۲/اپریل ۱۹۲۲ء کو اسپتال میں انتقال ہوا، اور بنارس ہی میں دفن کیے گیے۔

الحمد للہ! اس رسالہ کو دوبارہ شائع کرنے کی سعادت محترم محمد ناصر خاں صاحب مالک فرید بک ڈپو کے حصہ میں آئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو قبول فرما کر مصنف رحمہ اللہ کو شہداء کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین یارب العالمین.

طالب دعا

قاضی سلمان مبارک پوری

حجازی منزل، مبارک پور، اعظم گڈھ

یکم شوال ۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد صادق مبارک پوری

استاذ جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارک پور

شہادت ایک اعلیٰ اور ارفع مرتبہ ومقام ہے، جس کی تمنا حضراتِ انبیاء بھی کرتے تھے، شہادت کے بے شمار فضائل ومناقب ہیں، شہید کو ایک خاص قسم کی برزخی زندگی نصیب ہوتی ہے، موت سے شہید کے اعمال ختم نہیں ہوتے، نہ اس کی ترقی میں کوئی فرق آتا ہے، بلکہ موت کے بعد قیامت تک اس کے درجات بلند ہوتے رہتے ہیں۔

ارواح شہداء کو خصوصی مسکن نصیب ہوتا ہے، جو یاقوت وزبرجد اور سونے کی قندیلوں کی شکل میں عرش اعظم سے آویزاں رہتے ہیں، اور جنت میں چمکتے ستاروں کی طرح نظر آتے ہیں۔

شہداء کی تین قسمیں ہیں:

اول:

وہ لوگ ہیں، جو اللہ کی رضا، یا اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے میدانِ جنگ میں کافروں کے ہاتھ مارے جائیں، یہ لوگ دین ودنیا دونوں میں شہید ہیں۔

دوم:

وہ لوگ ہیں، جو دنیوی غرض کے لیے لڑ کر مریں، یہ محض دنیوی شہداء ہیں، آخرت میں ان کے لیے شہادت کا کوئی حصہ نہیں۔

سوم:

وہ لوگ ہیں، جو آخرت میں شہداء کے درجات سے کامیاب ہونے والے ہیں،

نگران پر احکام دنیوی مرتب نہیں ہوتے، اس کو شہادتِ حکمی کہا جاتا ہے، اس رسالہ میں اسی تیسری قسم کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

حافظ حدیث علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے ان کی تعداد بیس بیان کی ہے، جب کہ علامہ سیوطیؒ نے تیس قسم کے لوگوں کو شہداء کی فہرست میں شامل فرمایا ہے، علامہ اجہوری نے اس سے زائد بیان کی ہے، بعض علماء ساٹھ سے زائد بیان کرتے ہیں۔

اسی سلسلے میں ہمارے دیار کے زبردست عالم دین حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب رسول پوریؒ نے زیرِ نظر رسالہ تصنیف فرمایا ہے، اس رسالہ کا نام "کتاب الشہادت" ہے یہ نہایت اہم اور مفید ہے، شہادت کی تیسری قسم پر احادیث و آثار کا مجموعہ ہے، اس رسالہ کی تصنیف کا سبب مبارک پور میں ۱۳۲۱ھ و ۱۳۲۲ھ کا قیامت خیز طاعون ہے، جس میں ہزاروں گھر کے چراغ گل ہوگیے، سینکڑوں خاندان تباہ و برباد ہوگیے، ہزاروں مکان مکین سے خالی ہوگیے، یتیم، بیوائیں بلکنے لگیں، اس نالہ دل خراش سے سامعین کے دل پاش پاش ہونے لگے۔

باشندگانِ قصبہ خصوصاً حافظ عبداللطیف صاحب متوفی ۲۵ رفروری ۱۹۱۵ء نے حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب رسول پوریؒ سے درخواست کی کہ طاعونی شہداء اور شہادت سے سرفراز ہونے والوں سے متعلق کوئی رسالہ تصنیف فرمادیں، تاکہ مصیبت زدہ لوگوں کے لیے صبر و سکون کا سامان ہو۔

آپ نے شہادت سے سرفراز ہونے والوں کی فضیلت وعظمت میں یہ رسالہ تصنیف فرمایا، کتب احادیث وغیرہ سے تلاش کرکے نہایت آسان زبان میں اس رسالہ کو مرتب

کیا، اور اس کا نام کتاب الشہادت تجویز فرمایا۔

یہ رسالہ آپ کے تلمیذِ رشید مولوی شیخ عباسی صدر قانون گو گورکھپور کے اہتمام وارشاد سے ۱۳۲۲ھ میں گورکھپور سے شائع ہوا تھا۔

ہمارے علم کے مطابق اس کے بعد یہ شائع نہیں ہوسکا، ایک صدی بعد فرید بک ڈپو دہلی کے حصے میں اس کی طباعت مقدر تھی، ہمارے کرم فرما اور محسن جناب محترم ناصر خان صاحب کو اس کے شائع کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے، جو عظیم پیمانے پر کتابوں کی طباعت کرکے دین اسلام کی عظیم خدمت کی انجام دہی میں مصروف ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو ہر شرور وفتن سے محفوظ رکھے۔ آمین

تعارفِ مصنف

مولانا حکیم ابوالامجد عبدالعلیم بن شیخ باب اللہ مبارک پوریؒ، محدث، فقیہ، اصولی، متکلم، مفتی، حنفی عالم، کامیاب مدرس، مناظرِ جلیل، علوم عقلیہ ونقلیہ میں جامع، طب وحکمت میں اپنی مثال آپ، نہایت ذہین وطباع، صاحبِ فتاویٰ، ہندو پاک کے مایہ ناز عالم دین ابوالحسنات مولانا عبدالحی فرنگی محلیؒ کے تلمیذِ رشید، اعلیٰ درجہ کے خطاط، سلف صالحین کا ایک نمونہ اور مصنف ومؤلف تھے۔

آپ علمی وفقہی مباحث میں حصہ لیتے تھے، اور علم وتحقیق کے آفتاب وماہتاب تھے، دوسری طرف طب وحکمت میں مہارت کا یہ عالم تھا کہ مریض کو معمولی معمولی دواؤں سے تھوڑی دیر میں ہنسا دیتے تھے، ان کے طبی چٹکلے بہت مشہور ہیں، خطاطی اور خوش نویسی میں کمال حاصل تھا، تمام اقسام کے خطوط پر پوری قدرت تھی، آپ کے علمی وفقہی

تبحر کی شہرت دور دور تک تھی، خلق کثیر آپ کی طرف کھنچی جاتی تھی۔

نام ونسب اور خاندان

مولانا عبد العلیم بن شیخ عبد الرحیم عرف باب اللہ بن شیخ جمال الدین عرف جمن (۱) بن شیخ بھکاری بن شیخ پہاڑ بن شیخ کھیدو۔

آپ کے جد امجد شیخ کھیدو کے تین بھائی تھے، زین الدین عرف زین، جمال الدین عرف جمال اور کھیدو، یہ تینوں بھائی دسویں صدی کے اواخر، گیارہویں صدی کے اوائل میں بادشاہ جہاں گیر کے زمانہ میں کھورہٹ کے پاس موضع اماری کساری سے ترک وطن کر کے رسول پور میں آباد ہو گیے، اس بستی میں ان کی اولاد خوب پھلی پھولی۔

شیخ عبد الرحیم عرف باب اللہ کے پانچ لڑکے تھے، (۱) یار محمد (۲) لعل محمد (۳) ولی محمد (۴) عنایت اللہ (۵) احمد حسین۔

ان پانچ میں دو شیخین ہوئے، ایک لعل محمد جو بعد میں مولانا عبد العلیم صاحب کے نام سے علمی دنیا میں متعارف ہوئے، دوسرے مولانا احمد حسین صاحب رسول پوریؒ۔

ولادت

رسول پور میں ۱۲۷۹ھ اور ۱۲۸۰ھ کے درمیان پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت

آپ کے دادا شیخ جمن اور نانا شیخ چاند گرہست (پورہ صوفی) نے کی، ان دونوں بزرگوں نے ان کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی، ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی، اور فارسی کی

(۱) دادا شیخ جمن باخدا اور بزرگ شخص تھے، اور ایک مشہور روحانی بزرگ سے بیعت تھے، نماز ان کا محبوب ترین مشغلہ تھا، ساتھ ساتھ اپنے یہاں کے خوش حال اور مال دار آدمی تھے۔

تعلیم املو میں ایک میاں صاحب سے حاصل کر کے مبارک پور میں میاں صاحب جان محمد سے تکمیل کی، اس کے بعد گورکھپور گیے، اور متوسطات کی تعلیم حاصل کی۔

اس کے بعد مرزاپور میں مولانا ابو الخیر معین الدین بن خیرات کڑوی متوفی ۱۳۰۴ھ سے چندہ ماہ تعلیم حاصل کی، مرزاپور کے بعد مولانا عبد الحی فرنگی محلی کی خدمت میں لکھنؤ پہونچے، اور ان سے فقہ، اصول فقہ، حدیث، منطق وریاضی، ہیئت اور اسطرلاب کی تعلیم حاصل کی، پھر مولانا مفتی محمد نعیم بن مولانا عبد الحکیم فرنگی محلی سے حدیث کی تکمیل کی، انھیں کے ہاتھ پر بیعت کی، اس کے بعد بنارس میں مولانا حکیم عبد العلی صاحب لکھنوی سے علم طب حاصل کیا، اور انھیں کے یہاں نسخہ نویسی سیکھی۔

افسوس کہ "سراپائے غم" اور دیگر کتابوں میں مولانا عبد الحی فرنگی محلی کے تلامذہ کی فہرست میں آپ کو شمار نہیں کیا گیا ہے، جب کہ متعدد کتابوں پر آپ کے قلم سے مولانا عبد الحی صاحب سے تلمذ کی تصریح ملتی ہے، آپ کی سند میں ان دو فرنگی محلی شیوخ کے اسمائے گرامی بھی ہیں، چناں چہ آپ کی سند میں ہے۔

منهم العلا مة ا لجليل رحلة عصره ، معتمد دهره ، ذو التصنا نيف الجليلة مجدد دين الله على رأ س ثلثما ئة و ألف شيخنا و سيدنا و مو لا نا أبو الحسنا ت محمد عبد الحى اللكنوي و منهم العا رف الربا ني فقيد المثل و الثا ني معتمد العلم و العلماء ولي من أولياء الله شيخنا و سيدنا و مو لا نا ابو الحياء محمد نعيم اللكنوي من أحفا د الملا نظا م الدين صا حب السلسة النظا مية .

درس وتدریس

فراغت کے بعد کچھ دنوں اطراف لکھنؤ کی ایک ریاست میں تعلیمی خدمت انجام دی، اس کے بعد قصبہ مئو میں شیخ نور علی عباسی کے مدرسہ میں تعلیم دی، شیخ عبدالمجید اسسٹنٹ کلکٹر کے لڑکوں نے آپ سے تعلیم حاصل کی، اور جب شیخ عبدالمجید کا تقرر غازی پور ہوا، تو آپ نے تدریسی خدمات کا سلسلہ چشمۂ رحمت غازی پور میں شروع کر دیا، اس وقت اس مدرسہ میں مولانا عبداللہ صاحب غازی پوری، مولانا فاروق صاحب چریا کوٹی اور مولانا امانت اللہ صاحب غازی پوری کا چشمۂ علم وتحقیق جاری تھا۔

یہاں آنے کے بعد متوسطات سے لے کر منتہی کتابوں تک کا درس دینا شروع کیا، آپ کی تعلیمی وتدریسی شہرت دور دور پھیل گئی، تادم حیات اسی مدرسہ سے وابستہ رہے، ۳۵ رسال تک صدر مدرس رہے، اور اس پوری مدت میں مفتی شہر بھی رہے۔

ردِ غیر مقلدیت

آپ کو مولانا عبدالحی فرنگی محلی اور مولانا محمد نعیم صاحب سے شاگردی اور صحبت حاصل تھی، اس صحبت وشاگردی نے اثر دکھایا، حنفی مسلک اور فقہ حنفی میں آپ کو بہت ہی صاحبِ نظر بنا دیا، اس زمانے میں علمائے غیر مقلدین اور علمائے احناف میں جگہ جگہ مناظرے اور مناقشے جاری تھے، طرفین میں شدت پیدا ہو رہی تھی۔

آپ حنفیت کے علم برداروں میں تھے، چنانچہ قیامِ مئو کے زمانہ ہی میں مولانا عبداللہ صاحب غازی پوری سے چند مختلف فیہ مسائل میں تحریری مناظرہ ومباحثہ شروع ہو چکا تھا، بعد میں جب آپ چشمۂ رحمت میں پہونچے، تو وہاں مولانا عبداللہ صاحب

صدر مدرس تھے، ان کی علمی شہرت عام تھی، ان ہی ایام میں غازی پور میں احناف اور اہل حدیث کے درمیان آمین بالجہر اور رفع یدین پر بحث ومباحثہ چھڑی، غیر مقلدین اس کے لیے مصر تھے، اس مباحثہ میں احناف کے سربراہ آپ تھے، اور غیر مقلدین کے سربراہ مولانا عبداللہ صاحب غازی پوری تھے، اس بحث نے جھگڑے کی شکل اختیار کر لی، مقدمہ بازی کی نوبت آئی، اور دیوانی میں مقدمہ دائر ہوا، غیر مقلدین کی طرف سے پیروی کے لیے مولانا ابو الطیب شمس الحق عظیم آبادی بلائے گیے، اور احناف کی طرف سے آپ اس پر مامور کیے گیے۔

مقدمہ کا فیصلہ احناف کے حق میں ہوا، اس واقعہ کے بعد آپ کی شہرت ومقبولیت بہت بڑھ گئی، کہنا چاہئے کہ میدان آپ کے ہاتھ میں آگیا۔

(بروایت مولانا عبدالباقی صاحب صاحبزادۂ گرامی)

ردِ رضاخانیت

ایک مرتبہ آپ اور مولانا احمد رضا خاں کے درمیان اذان بین یدی المنبر پر تحریری بحث ومباحثہ ہوا، آپ مسلک علمائے دیوبند کے مطابق اس کے قائل تھے کہ جمعہ کے دن خطبہ کی اذان، منبر کے پاس ہی خطیب کے سامنے ہونی چاہئے۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب کا دعویٰ تھا کہ اذان منبر سے دور ہونی چاہئے، دونوں نے تحریری دلائل پیش کیے، اور آپ نے اس موضوع پر ایک رسالہ ”در التاج الانور فی اذان الجمعۃ عند المنبر“ کے نام سے تحریر فرمایا، اور جب حج وزیارت کو گیے، تو پورے عالم اسلام کے علماء، فضلاء سے مل کر اس کے بارے میں ان کا تعامل معلوم کیا، اور پتہ چلا کہ ہر

ملک میں جمعہ کے خطبہ کی اذان منبر کے پاس ہوتی ہے، بعد میں سفر نامۂ حجاز میں اس کا تذکرہ کیا۔

تلامذہ

آپ کے درس وتدریس کی مقبولیت ہوئی، طلبہ کھنچ کھنچ کر آتے تھے، خاص طور سے فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کے پڑھانے میں یکتا مانے جاتے تھے، کم وبیش چالیس سال تک مروجہ علوم وفنون کا درس دیا، آپ کی درس گاہ سے ہزاروں طلبہ فارغ ہوئے، ان میں سے چند علماء کے نام یہ ہیں:

(۱) مولانا احمد حسین صاحب رسول پوریؒ

(۲) مولانا عبدالسلام صاحب ندویؒ

(۳) مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب بنارسی متوفی ۱۳۸۴ھ

(۴) مولانا شاہ محمد سریانویؒ

(۵) مولانا شیخ محمد عباسی صدر قانون گو گورکھپور

(۶) مولانا ابوالحسن حیدری غازی پوریؒ

(۷) مولانا محمد طفیل الموئیؒ

(۸) مولانا حکیم شاہ فیاض الموئیؒ

(۹) مولانا حکیم الطاف حسین صاحب سکھٹویؒ

(۱۰) مولوی نور محمد امام جامع مسجد مبارک پور

(۱۱) مولوی حکیم احمد حسین غازی پوریؒ

تصنیفات

آپ نے تعلیم وتدریس، افتاء وطبابت کے ساتھ تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری رکھا، اور متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں:

(۱) اساس التوحید

سب سے پہلی تصنیف ہے، جسے فراغت کے بعد ۱۳۰۴ھ میں اس زمانے کے ذوق کے مطابق فارسی میں لکھا، یہ کتاب علم کلام وعقائد میں ہے، مختصر ہونے کے باوجود نہایت اہم اور مفید ہے۔

(۲) توضیح الفرائض

یہ کتاب علم فرائض میں مختصر ہونے کے باوجود نہایت جامع اور سہل ہے، اس کا سن تالیف ۱۳۱۹ھ ہے، اردو زبان میں فرائض کے پیچ در پیچ مسائل کو نہایت آسان پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔

(۳) التبصرۃ فی تحقیق الاشربۃ

یہ رسالہ حقہ وغیرہ کی حلت وحرمت اور کراہت کی بحث میں ہے۔

(۴) کتاب الشہادت

اس کا تذکرہ گذر چکا ہے

(۵) الخطب المنبریہ

اس مجموعۂ خطب کو قرآنی آیات سے مرتب کیا گیا ہے جو نہایت مقبول ہوا۔

(۶) درالتاج الانور

اس میں جمعہ کی اذانِ ثانی کے منبر کے سامنے ہونے پر کتبِ احادیث وفقہ اور تعاملِ امت سے دلائل پیش کیے گیے ہیں۔

(۷) سفرنامۂ حجاز

حج وزیارت کے دوران آپ نے ممالکِ اسلامیہ سے آئے ہوئے علماء وفضلاء سے مل کر جمعہ کی اذانِ ثانی کے بارے میں ان کا تعامل معلوم کر کے جمع کیا ہے۔

ان مطبوعہ کتابوں کے علاوہ آپ کی کئی علمی وتحقیقی تصانیف غیر مطبوعہ ہیں۔

ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

(۱) اصولِ فقہ

یہ اصولِ فقہ میں اردو زبان میں غالباً پہلی کتاب ہے جو نہایت جامع اور مفید ہے، اس پر سن تالیف ۱۳۴۰ھ درج ہے، یہ آپ کی آخری تصنیف ہے، اچھی خاصی ضخیم اور نہایت عمدہ کتاب ہے۔

(۲) الدوحۃ الناظرۃ فی علم المناظرۃ

فنِ مناظرہ اور جدلیات سے آپ کو شروع ہی سے دل چسپی تھی، اور اپنے معاصرین سے علمی انداز میں بحث ومباحثہ کا سلسلہ جاری رکھتے تھے، اس لیے مناظرہ کے اصول وقواعد سے اچھی طرح واقف تھے، اس کتاب میں اردو زبان میں اس فن کے تمام مباحث نہایت سلیس انداز میں درج ہیں، اس کے مسودہ پر تاریخ تصنیف یوم جمعہ ۲۶ رشوال ۱۳۲۴ھ ہے۔

(۳) الفریدۃ الوضعیۃ فی الحکمۃ

یہ کتاب عربی زبان میں الٰہیات پر ہے، ان چند مخصوص کتابوں میں ہے، جو آخری دور میں اس فن پر لکھی گئی ہیں، دقیق سے دقیق تر مسائل ومباحث کو نہایت سہل انداز میں بیان کیا گیا ہے، عربیت وادبیت کا اعلیٰ معیار سطر سطر سے نمایاں ہے، یہ کتاب اپنے موضوع پر نہایت جامع ہے۔

(۴) رواۃ البخاری المجروحون

یہ کتاب بھی عربی زبان میں ہے، اور صحیح بخاری کے بعض رجال ورواۃ پر امام دارقطنی کے انداز میں نقد ونظر ہے، اس موضوع سے قریب تر ابن حبان کی کتاب "المجروحین من المحدثین" ہے، جو چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔

(۵) اقرار العیون فی الخروج من الطاعون

اس رسالہ میں احادیثِ مقدسہ، آثارِ صحابہ، کتبِ فقہیہ اور فتاویٰ معتمدہ سے طاعون کی جگہ سے نکلنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، غالباً یہ رسالہ بھی غیر مطبوعہ ہے۔

(۶) مجموعہ فتاویٰ علیمیہ

یہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، اس میں آخری فتویٰ یکم اپریل ۱۹۲۱ء کا ہے، اس کے ایک سال کے بعد ۲۲ راپریل ۱۹۲۲ء کو ریل کے حادثے میں شہید ہوئے۔

آپ کی شہادت کی تفصیل یہ ہے کہ بنارس تشریف لے جانے کے لیے ٹرین پر سوار تھے، ٹرین اوڑیہار جنکشن پر کھڑی تھی، اچانک ٹرین کے ڈبہ کی چھت پھٹ گئی، آپ اس

قدر زخمی ہوئے کہ ہوش میں نہ آسکے، آپ کا سر پھٹ گیا تھا، بنارس اسپتال میں دم توڑ دیا، یہ واقعہ ۲۲ر اپریل ۱۹۲۲ء (۱۳۴۳ھ) کا ہے۔

خدا کی شان کہ کتاب الشہادت لکھنے والے کو شہادت کی موت نصیب ہوئی، محلہ پکی باغ میں بٹاؤ شہید کے مزار کے قریب بلندی پر دفن کیے گیے (ماخوذ از تذکرہ علمائے مبارکپور)

محمد صادق مبارک پوری

پورہ دلہن، مبارک پور، اعظم گڈھ

۱۶ر رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی وسعت رحمته کل شیء وفسحت نعمته لکل میت و حی وصلوات الله وسلامه علی أشرف عباد الحی وعلی آله وصحبه ماحی الکفر والغی۔

اس کے بعد معلوم ہو کہ کچھ دنوں سے ہندوستان میں طاعون کی آسمانی بلا اس طرح عالم گیر ہے کہ صدہا خاندان کو برباد کردیا، اور ہزاروں مکان کے چراغ گل کردیے، جس سے صدہا یتیم و بے کس گلی کوچوں میں بلک رہے ہیں اور ہزاروں بیوہ ولاوارث آہ و نالہ دل خراش سے سامعین کے کلیجوں کو پاش پاش کررہے ہیں۔

جب تیرہ سو اکیس ہجری میں یہ بلا اعظم گڈھ کے اطراف ونواحی میں پہونچی، تو وہاں کی بھی وہی حالت ہوئی، جو اور مقامات میں ہوئی تھی کہ ہزاروں مکانات بے مالک کے ہوگیے، جن میں کوئی چراغ جلانے والا نہیں رہا، اور یتامیٰ اور لاوارثین کی حالت دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا تھا۔

پس اکثر برادران دینی وایمانی، خاص کر یادگار سلف نمونہ خلف جناب ملکی صفات حافظ عبداللطیف صاحب امام وخطیب جامع مسجد مبارک پور نے اس فقیر ابوالامجد محمد عبدالعلیم اعظمی سے فرمائش کی کہ اگر کوئی طاعونی شہداء اور جو لوگ شہادت کی موت سے شرف یاب ہوتے ہیں، ان کے باب میں کوئی رسالہ لکھا جاتا، تو مصیبت زدوں کے زخم کا مرہم ہوتا، اس واسطے میں نے ان لوگوں کا حال، جو شہادت کی موت سے شرف یاب ہوتے ہیں، کتب احادیث وغیرہ سے تلاش کر کے نہایت آسان زبان میں اس رسالہ کو

مرتب کیا، اور اس کا نام ''کتاب الشہادت'' رکھا، اور اس میں تین باب مقرر کیے۔

پہلے باب میں ان لوگوں کا بیان ہے، جو اپنے افعال واعمال کے سبب سے شہادت پاتے ہیں، دوسرے باب میں ان لوگوں کا بیان ہے جو کسی مرض میں مبتلا ہو کر شہید ہوتے ہیں، تیسرے باب میں ان دونوں کے سوا جو اور کسی وجہ سے شہادت سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور آخر میں ایک خاتمہ ہے، جس میں چند احادیث شہداء کے فضائل میں نقل کی گئی ہیں۔

جاننا چاہیے کہ شہید تین قسم کے ہیں:

اول: وہ لوگ جو دین ودنیا دونوں میں شہید ہیں، یہ لوگ مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں، جو خدا کی راہ میں لڑ بھڑ کر شہید ہوئے ہیں۔

دوم: وہ لوگ ہیں، جو محض دنیوی شہید ہیں، اور آخرت میں ان کے لیے شہادت کا حصہ نہیں ہے، یہ وہ لوگ ہیں، جو دنیوی غرض کے لیے لڑ کر مر گیے۔

سوم: وہ لوگ ہیں، جو آخرت میں شہداء کے درجے سے کامیاب ہیں، مگر ان پر احکام دنیوی مرتب نہیں ہیں۔

پس اس رسالہ میں میں نے تیسری قسم کے لوگوں کا ذکر کیا ہے، اور دونوں اول کے لوگوں سے تعرض نہیں کیا۔ **وماتو فیقي الا با لله الأجل الأ علی و هو حسبنا في الأمو ر و کفانا .**

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[illegible]

(۱) شہید:

جو شخص خالصاً مخلصاً اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو مرنے کے بعد شہادت عطا فرمائے گا، اگر چہ وہ شخص اپنے گھر میں چین سے سوتا رہا، اور بلا کسی تکلیف کے اپنی خواب گاہ پر فرش پر مرا۔

مسلم شریف میں ہے:

عن أنس (رضي الله عنه) قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ من طلب الشها دة صا دقاً أعطيها و لولم تصبه .

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا سے سچے دل سے شہادت طلب کرے گا، تو شہادت دیا جائے گا، اگر چہ شہادت کے ذریعہ سے یعنی قتل فی سبیل اللہ سے محروم رہا۔

دوسری روایت میں ہے:

عن سهل بن حنيف أ ن النبي ﷺ قا ل من سأ ل الله الشها دة بصدق بلغه الله منا زل الشهداء و ان ما ت علی فرا شه .

سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کا مرتبہ عطا فرمائے گا، اگر چہ وہ شخص اپنے بستر پر مرجائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

(۲) شہید:

جو شخص سورۂ حشر سونے کے وقت پڑھ کر سورہے، اگر مرجائے تو شہید ہے۔

عن أنس أن النبي ﷺ أوصى رجلا اذا أخذ مضجعه أن يقرأ سورة الحشر وقال ان مات مات شهيدا.

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ جب اپنے بستر پر سونے لگے، تو سورہ حشر پڑھ کر سورہے، اس کے بعد فرمایا کہ اگر پڑھنے والا مرجائے تو شہید ہوگا۔

ابن سنی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

(۳) شہید:

عن معقل بن يسار قال قال رسول الله ﷺ من قال حين يصبح ثلاث مرات أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم و قرأ ثلاث آيات من آخر سورة الحشر وكل الله به سبعين ألف ملك يصلون عليه حتى يمسى فان مات في ذلك اليوم مات شهيدا ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة حتى يصبح.

معقل بن یسار نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت تین بار أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم پڑھ کر تین آیت سورہ حشر کے آخر کی پڑھے (هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب و الشهادة سے آخر تک) تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر کرے گا کہ اس وقت سے شام تک اس کی

بخشش کی دعا کریں، پھر اگر وہ اس دن مرجائے، تو شہید مرے گا، اور جو شخص اس کو شام کو پڑھے گا، تو صبح تک اسی مرتبہ پر رہے گا، یعنی ستر ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دعا کریں گے، اور مرے گا تو شہید مرے گا۔

امام جلال الدین سیوطیؒ نے اتقان مقدمہ تفسیر قرآن میں بیہقی سے نقل کیا ہے کہ

"من قرأ خواتيم سورة الحشر في ليل أو نهار فمات من يومه أو ليلته فقد أوجب الله له الجنة".

جو شخص خاتمہ سورۂ حشر دن کو یا رات کو پڑھے، اور اس دن یا رات کو مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت واجب کردے گا، یعنی اس کے پڑھنے کی برکت سے ناممکن ہے کہ وہ جہنم میں جائے۔

(۴) شہید:

جو شخص پچیس مرتبہ اس دعا کو پڑھے گا، وہ شہید ہوگا، اگرچہ وہ اپنے گھر میں آرام و آسائش سے رہ کر فرش پر مرجائے، وہ دعا یہ ہے: اللّٰهم بارك لي في الموت و في ما بعد الموت.

طبرانی نے اوسط میں حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من قال في يوم خمسا و عشرين مرة اللّٰهم بارك لي في الموت و في ما بعد الموت ثم مات على فراشه أعطاه الله أجر شهيد.

جو شخص پچیس مرتبہ یہ دعا پڑھے: اللّٰهم بارك لي آخر تک پڑھ لے، اگرچہ وہ

اپنے فرش پر مرجائے، تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر عطا فرمائے گا۔

(۵) شہید:

جو شخص اذان کہے، اور اس سے مقصود محض ثواب ہو، اور اس پر مزدوری نہ لے، اور کچھ نمود دنیاوی مقصود نہ ہو تو وہ شخص بھی شہید کا اجر پائے گا۔

طبرانی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"المؤذن المحتسب كالشهيد المتشحط في دمه واذا مات لم يدود في قبره".

یعنی ثواب کی نیت سے اذان کہنے والا مثل اس شہید کے ہوگا، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو کر خون میں آلودہ ہے، اور جب مرے گا تو اس کی قبر پر کیڑا نہ پڑے گا۔

امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو مٹی بھی نہ کھائے گی، اور بوسیدہ ہو کر خاک بھی نہ ہوگا۔

امام بخاریؒ نے ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"لا يسمع مدى صوت المؤذن جن ولا انس ولا شيء الاشهد له يوم القيامة".

جن، انسان اور ہر چیز جو موذن کی آواز سنیں گے، وہ قیامت کے دن موذن کے لیے گواہی دیں گے۔

ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من أذن ثنتى عشرة سنة وجبت له الجنة و كتب له بتاذينه في كل يوم ستون حسنة، ولكل اقامة ثلاثون حسنة".

جو شخص بارہ برس اذان کہے گا، اس پر جنت واجب ہو جائے گی، اور روزانہ اس کے اذان کہنے سے اس کے نامۂ اعمال میں ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی، اور اقامت کہنے پر تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من أذن سبع سنين محتسبا، كتب له برأة من النار.

جو شخص ثواب کی نیت سے سات برس اذان کہے گا، اس کے لیے جہنم سے رہائی لکھ دی جائے گی۔

(۶) شہید:

جو شخص رسول اللہ ﷺ پر سو بار درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے ساتھ اٹھائے گا۔

طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من صلى عليّ واحدة صلى الله عليه بها عشرا ومن صلى علي عشرا صلى الله عليه بها مائة ومن صلى علي مائة كتب الله له بين عينيه براءة من النفاق، وبرأة من النار وأسكنه يوم القيامة مع الشهداء.

جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر اس درود کی بدولت دس بار اپنی رحمت بھیجے گا، اور جو شخص مجھ پر دس بار درود بھیجے گا، تو اللہ تعالیٰ اس پر سو بار اپنی رحمت

بھیجے گا، اور جو شخص مجھ پر سو بار درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر لکھ دے گا کہ یہ شخص جہنم سے اور نفاق سے بری ہوگیا، اور اس کو قیامت کے روز شہیدوں میں جگہ دے گا۔

(۷) شہید:

جو شخص دوسرے شہروں سے مسلمانوں کے شہروں میں اہل اسلام کی آسائش کے لیے غلہ پہونچائے گا، اس کو اللہ تعالیٰ شہیدوں کا اجر عطا فرمائے گا۔

مسند الفردوس میں دیلمی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے:

من جلب طعاما الى مصر من أمصار المسلمين كان له أجر شهيد.

جو شخص کھانے کی چیزوں کو مسلمانوں کے شہروں میں لائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر دے گا۔

فائدہ: یعنی جو شخص مسلمانوں کی آسائش وآرام پہونچانے کی غرض سے اور شہروں سے غلہ لے کر مسلمانوں کے شہروں میں پہونچاتا ہے، اور اس تجارت سے آسائش اہلِ اسلام کی مقصود ہے، تو وہ شخص اس عالی مرتبہ سے مشرف ہوگا، یہ مقصود نہیں ہے کہ مسلمانوں کے شہروں میں مفت دیتا ہے، پس وہ شخص اگرچہ تجارت اپنے نفع کے لیے کرتا ہے، مگر اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی یہ عنایت ہے کہ اس کو شہادت کے مرتبہ سے مشرف فرماتا ہے، اور اگر کوئی شخص محض بغرض نفع رسانی اہلِ اسلام کے یہ کام کرتا ہے اور تجارت مقصود نہ ہو تو علاوہ شہادت کے خدا کو معلوم ہے کہ کیا مرتبہ اس کو عطا فرمائے گا۔

(۸) شہید:

جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھے، اور چاشت کی نماز پڑھے، اور سفر وحضر میں وتر کی نماز نہ چھوڑے، تو وہ شخص شہید کا اجر پائے گا۔

طبرانی نے کبیر میں بسند حسن عائشہؓ سے روایت کی ہے:

من صلى الضحى و صا م ثلثة أيا م من الشهر و لم يترك الوتر في سفر ولا حضر كتب له أ جر شهيد .

جو شخص چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے، اور وتر کو سفر وحضر میں نہ چھوڑے تو اس کو شہید کا اجر ملے گا۔

فائدہ: ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا حکم کسی خصوصیت کے ساتھ نہیں ہے، چاہے ایک بار رکھے، اور چاہے متفرق ہر عشرہ میں روزہ رکھے اور چاہے ایامِ بیض میں رکھے، ہر حالت میں وہ اس ثواب کا مستحق ہوگا اور اگر ایامِ بیض میں رکھے تو علاوہ اس ثواب کے ایامِ بیض کا ثواب بھی پائے گا۔

ابن ماجہ نے منہال سے روایت کی ہے کہ

انه كا ن يا مر بصيا م البيض ثلث عشرة واربع عشرة و خمس عشرة ويقول هو كصو م الدهر .

جناب سرورِ عالم ﷺ ایامِ بیض یعنی ہر مہینے کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے کو فرماتے تھے، اور یہ بھی فرماتے تھے کہ اس روزے کا ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

(۹) شہید:

جو شخص بیماری کی حالت میں چالیس مرتبہ **لااله الا أنت سبحانك انی كنت من الظالمين** پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں میں داخل کرے گا اور تمام گناہوں کو اس کے بخش دے گا۔ حاکم نے مستدرک میں روایت کی ہے کہ سعد بن وقاص نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

هل ادلكم على اسم الأعظم دعاء يونس فقال رجل يارسول الله هل كان ليونس خاصة قال الا تسمع قوله تعالى ونجينا ه من الغم وكذالك ننجي المؤمنين فأيما مسلم دعافى مرضه أربعين مرة فما ت فى مر ضه ذالك الا أعطى أجرشهيد، وان برء كان مغفورا له.

آیا میں تم لوگوں کو اسم اعظم نہ بتا دوں یعنی وہ دعا جو حضرت یونس علیہ السلام نے خدا سے کی تھی۔ تب ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ وہ دعا حضرت یونسؑ کے لئے خاص تھی یا سب کے لئے عام ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے خدا کا فرمانا نہیں سنا ہے، وہ یوں فرماتا ہے کہ ہم نے یونسؑ کو غم سے بچایا اور اسی طرح ہم مومنوں کو بچاویں گے یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کی نجات کے بعد پھر مومنوں کے واسطے وہی وعدہ فرمایا ہے پس یہ دعا حضرت یونسؑ کے لیے مخصوص نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بیماری میں اس دعا کو چالیس بار پڑھ لیا کرے، اگر وہ اس مرض میں مر جائے تو شہید کا اجر پائے گا، اور اگر صحت پائے گا، تو تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جائے گا۔

اس حدیث کا مقتضا یہ ہے کہ لاالٰہ سے ظالمین تک پڑھنے میں یہ مرتبہ حاصل ہوگا۔

اکثر علماء کا یہی قول ہے اور بعضے علماء پوری آیت پڑھنے کو فرماتے ہیں یعنی **وكذالك ننجي المومنين**، تک، بہرحال کوئی شخص **من الظالمين** تک پڑھے تو کوئی حرج نہیں اور اگر **ننجي المومنين** تک پڑھے تو اور بہتر ہے۔

ترمذیؒ نے سعد بن عبادہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

دعوة ذی النو ن اذدعا به و هو في بطن الحوت لا اله الاأنت سبحا نك انی كنت من الظالمين لم يدع بها رجل مسلم الا استجا ب له.

حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے، تو اس دعا کو پڑھا تھا کہ

لااله الاانت سبحانك انی كنت من الظالمين.

پس جو مسلمان اس دعا کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا کو قبول کرے گا۔

(۱۰) شہید:

جو تاجر کہ لین دین میں سچ بولتا ہے اور خیانت نہیں کرتا ہے وہ قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

التاجر الأمين الصدوق مع الشهداء يوم القيامة.

مستدرک میں ہے:

التاجر الصدوق الأمين مع الشهداء يوم القيامه.

مسلمان تاجر سچا اور امانت دار قیامت کے روز شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱۱) شہید:

جو شخص باوضو مرجائے، وہ شہید ہے۔

حضرت جلال الدین سیوطیؒ نے شرح الصدور میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من أتاه ملك الموت وهو على وضوء أعطي الشهادة .

جس کے پاس فرشتۂ موت آئے، ایسی حالت میں کہ وہ باوضو ہو، تو وہ شخص شہادت کا مرتبہ پائے گا۔

جامع صغیر میں بروایت ابن سنی انسؓ سے روایت کی ہے:

من كان على طهارة ثم مات من ليلته مات شهيدا .

جو شخص باطہارت ہو، پھر اس رات میں مرجائے تو وہ شہید مرے گا۔

امام غزالیؒ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

من نام على ذكر و طهارة فانه يعرج بروحه الى العرش ، ويكون مصليا الى ان يستيقظ فان مات على تلك الحالة مات وهو من المقربين .

جو شخص باوضو خدا کا ذکر کرتا ہوا، سو جائے، تو اس کی روح کو عرش تک لے جاتے ہیں، اور وہ بیدار ہونے تک نماز پڑھنے والا شمار کیا جاتا ہے، اور اگر وہ اسی حالت میں مرے گا تو مقربین میں اس کا شمار ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱۲) شہید:

جو شخص ہر رات کو سورہ یٰس پڑھے، تو وہ شخص شہید مرے گا، امام جلال الدین سیوطی نے اتقان میں طبرانی سے نقل کیا ہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ

من دام على قرأة يٰس كل ليلة ثم مات ،مات شهيدا .

جو شخص ہمیشہ رات کو سورہ یٰس پڑھتا رہے، پھر مرجائے تو وہ شہید مرے گا۔

(۱۳) شہید:

جو شخص کسی پر عاشق ہو اور اس کو ظاہر نہ کرے، اور پارسائی ہاتھ سے نہ دے، اگرچہ اس کا عشق ناجائز طریقہ کا ہو، ایسا شخص شہید مرے گا۔

دیلمی نے مسند الفردوس میں اور خطیب تبریزی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من عشق فكتم و عف، مات شهيدا .

جو شخص کسی پر عاشق ہو، اور اس کو چھپائے اور پارسائی نہ چھوڑے تو وہ شہید مرے گا۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

(۱۴) شہید:

جو شخص علم دین طلب کرتا ہو، اور اسی حالت میں مرجائے، تو وہ شہید ہے۔

بزار نے ابوذر اور ابوہریرہ سے روایت کی ہے، اور سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من جاء في مسجدي هذا لم يأته الا لخير يتعلمه أو يعلّمه فهو

بمنزلة المجاهد في سبيل الله ومن جاء لغير ذٰلك فهو بمنزلة الرجل ينظر الى متاع غيره .

جو شخص میری مسجد میں علم سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے آئے، تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے اور جو شخص اس کام کے لیے نہ آئے تو وہ شخص گویا دوسرے لوگوں کا اسباب دیکھتا ہے۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین کی باتوں کو علماء اور جاننے والوں سے پوچھا کرتا ہے، مثلاً نماز روزہ کے مسائل اور تجارت و بیع وشراء کے مسائل اور حلال وحرام کے مسائل پوچھا کرتا ہے، یا علماء سے وعظ سننے جاتا ہے، اور اسی قسم کے مسائل جو آخرت کے لیے مفید ہوں، علمائے دین سے استفسار کیا کرتا ہے، وہ بھی طالبانِ علم سے ہی ہے، نہ یہ کہ جو گھر بار چھوڑ کر مسافرت اختیار کرتا ہے، وہی طالب علم ہے، جیسا عام خیال میں ہے، ہاں اگر گھر بار چھوڑ کر مسافرت اختیار کر کے علمِ دین حاصل کرتا ہے، تو اس کو دو مرتبہ شہادت کا عطا فرماتا ہے، ایک بذریعہ طلبِ علم کے اور دوسرا بذریعہ مسافرت کے، پس اگر ایسا شخص مرے گا، تو دو درجہ شہادت کا پائے گا، اسی طرح جو شخص اکثر دینی اشتغال رکھتا ہے، مثلاً تصنیف و تالیف کرتا ہے یا پڑھاتا ہے، یا علمی مقامات میں حاضر ہوتا ہے یا اکثر کتبِ دینی دیکھا کرتا ہے، جس سے علمِ دین کی زیادتی ہو، ایسے تمام لوگ درجۂ شہادت سے مشرف ہیں، اسی طرح جو شخص کچھ دینی امور سیکھ لیا کرتا ہے، وہ بھی اسی زمرہ میں داخل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱۵) شہید:

جو شخص اپنے لڑکے، بالے، بی بی، غلام اور لونڈی کے لئے کوشش کرے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام بجالاویں اور احکام دینی تعلیم کرے اور حلال روزی ان کو کھلائے، اس کو شہیدوں کا اجر ملے گا۔ اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو شہیدوں کے درجے سے مشرف فرمائے۔ ابن عابدین شامیؒ نے اس کو درمختار کے حاشیہ میں ذکر کیا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من سعىٰ على عياله فهو كالمجاهد فى سبيل الله .

جو شخص اپنی حلال کمائی سے اپنے متعلقین کے لئے کوشش کرے گا، وہ گویا خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔

ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

ماكسب الرجل كسبا اطيب من عمل يده وما انفق الرجل على نفسه وأهله وولده وخادمه فهو صدقة .

کوئی کسب ہاتھ کے کسب سے پاکیزہ زیادہ نہیں ہے، اور جو شخص اپنے لیے اور اپنے اہل وعیال اور خادموں پر خرچ کرتا ہے، وہ صدقہ ہے۔

(۱۶) شہید:

جو شخص طاعون کے زمانہ میں اپنے شہر میں مقیم رہے، اور خدا کی بلا پر صبر کرے، اور نیت ثواب کی رکھتا ہو تو اس کو شہید کا اجر ملے گا۔

بخاری میں ہے کہ یحیٰ بن یعمر کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت رسول

اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں سوال کیا تو جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انه كان عذابا يبعثه الله على من يشاء فجعله الله رحمة للمؤمنين فليس من عبد يقع الطاعون فيمكث فى بلده صابر امحتسبا يعلم انه لن يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له أجر شهيد.

طاعون باعثِ عذاب تھا، جس پر خدا کو عذاب کرنا منظور ہوتا تو اس پر طاعون نازل کرتا تھا، لیکن اب اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لیے اس کو رحمت کا ذریعہ بنا دیا، پھر جس شہر میں طاعون پھیل جائے، اور جو شخص اس شہر میں مقیم رہے، اور یقین رکھے کہ جو خدا نے لکھا ہے، وہی پہونچے گا اور صابر رہے، تو اس شخص کو شہید کا ثواب ملے گا یعنی اگلی امت جب گناہ میں مبتلا ہوتی تھی، تو اللہ تعالیٰ ان پر طاعون کا عذاب نازل کرتا تھا، اور وہ عذاب علاوہ عذاب دنیوی کے آخرت میں باعثِ عذاب تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امتِ مرحومہ کے لیے اس کو بدل دیا اور آخرت میں بعوض عذاب کے شہادت کر دیا پس جو شخص اس مرض میں مبتلا ہو کر مرے گا، وہ شہیدوں کے گروہ میں داخل ہوگا۔

ذلك فضل الله يو تيه من يشاء .

حدیث شریف میں آیا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا:

أقبل علينا رسو ل الله ﷺ فقال يا معشر الأ نصار !خمس اذا ابتليتم بهن و أعوذ بالله أن تد ركو هن .

ایک روز جناب سرورِ عالم ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے گروہِ انصار پانچ چیزیں ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہوگے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا، خدا کرے

تم اس سے بچے رہو۔

لم يظهر الفا حشة في قوم قط حتىٰ يغلبوا بها الا فشى فيهم الطا عو ن و الأوجا ع التي لم تكن مضت في أسلا فهم الذين مضو ا .

پہلا عذاب یہ ہے کہ جن لوگوں میں بدکاری شروع ہوئی یہاں تک کہ کھلم کھلا کرنے لگے تو ضرور ان میں طاعون پھوٹ پڑے گا اور قسم قسم کی بیماریاں پیدا ہوں گی، جوان کے گذشتہ لوگوں میں کبھی نہیں ہوئی تھیں۔

ولم ينقصوا المكيا ل والميزا ن الا اخذوا با لسنين وشدة المئو نة و جو ر السلطا ن عليهم .

دوسرا یہ ہے کہ جب لوگ ناپ اور تول میں کمی کریں گے تو قحط میں مبتلا ہوں گے، اور سخت رنجش اٹھائیں گے، اور ظالم بادشاہ کے ظلم میں پھنسیں گے۔

ولم يمنعو ازكا ة أموا لهم الا منعو ا القطر من السما ء و لو لا البها ئم لم يمطروا .

تیسرا عذاب یہ ہے کہ جب اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیں گے تو ضرور آسمان سے پانی برسنا بند ہو جائے گا، اگر جانور نہ ہوتے تو پانی برستا ہی نہیں۔

ولم ينقضو اعهد الله و عهدِ رسو له الا سلط الله عليهم عدو ا من غيرهم فأخذوا بعض ما في أيديهم .

چوتھا عذاب یہ ہے کہ جب اللہ اور رسول کے عہد و پیمان کو توڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور غیر قوم کا دشمن ان پر غالب کر دے گا کہ ان کے مال و متاع لے کر مفلس و نادار بنا دے گا

وما لم تحکم أئمتهم بکتاب الله يتخيرو امما انزل الله الا جعل الله باسهم بينهم .

پانچواں عذاب یہ ہے کہ جب ان کے پیشوا کتاب اللہ کے موافق فیصلہ نہ کریں گے اور خدا کے حکم کو اختیار نہ کریں گے تو ضرور اللہ تعالیٰ ان میں سخت جنگ وجدال ڈال دے گا کہ آپس میں لڑ بھڑ کر تباہ وبرباد ہوجائیں گے۔ **أعوذ بالله من عذابه وسخطه .**

(۱۷) شہید:

جو شخص نرمی سے لوگوں کے ساتھ پیش آئے اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرے تاکہ لوگ اس سے متنفر نہ ہوں یا وہ شخص اپنا خرچ کر کے دین کی اصلاح یا دنیا ہی کی اصلاح بطور جائز یا دونوں کی اصلاح کرے اور وہ اسی حالت میں مرجائے، تو وہ شہید ہے۔

دیلمی نے جابر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من عاش مداريا مات شهيدا.

جو شخص حالتِ مذکورہ میں زندگی بسر کر کے مرجائے، وہ شہید ہے۔

(۱۸) شہید:

جب دین میں خرابی پیدا ہوجائے اور لوگ سنت کے طریقہ کو چھوڑ کر بدعت کا طریقہ اختیار کریں تو جو شخص سنتِ رسول اللہ کے موافق عمل کرے گا، اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

طبرانی نے اوسط میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے:

المتمسك بسنتي عند فساد أمتي له أجر شهيد .

جب میری امت کے دینی کاموں میں خرابی پیدا ہوجائے تو جو شخص میری سنت پر

ثابت قدم ہوگا، اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے اجر مائۃ شہید روایت کیا ہے، یعنی اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

(۱۹) شہید:

جو شخص دشمن کی سرحد پر لڑنے کے لیے تیار رہے، اور گھوڑا باندھ کر غزوہ کے لیے مستعد رہے، اس کو شہید کا اجر ملے گا۔

طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا:

رباط يوم في سبيل الله كصيام شهر وقيامه ومن مات مرابطا يجرى عليه عمله الذى كان وامن الفتانين وبعث يوم القيامة شهيدا .

اللہ کی راہ میں ایک دن کا رباط (گھوڑی کا تیار رکھنا) ایک مہینہ کے روزہ اور ایک مہینہ کی شب بیداری کے برابر ہے اور جو شخص اس حالت میں مرجائے گا، اس کا یہ عمل اسی طرح جاری رہے گا، اور فتنوں سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن شہید اٹھایا جائے گا۔

یزید نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہے کہ فضالہ بن عبید بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

كل ميت يختم على عمله الا الذى مات مرابطا في سبيل الله

فانہ ینمیٰ لہ عملہ الیٰ یو م القیامۃ ویامن فتنۃ القبر .

مرنے کے بعد ہر شخص کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر وہ شخص جو فی سبیل اللہ مرابط مرا تو اس کا کل عمل قیامت تک بڑھایا جائے گا، اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔

ترمذی میں ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے برسرِ منبر فرمایا کہ میں نے سرورِ عالم ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا:

رباط یو م فی سبیل اللہ خیر من ألف یو م في ما سواہ من المنازل.

اللہ کی راہ میں ایک دن کا رباط ہزاروں کے رباط سے افضل ہے جو اور راہوں میں ہو۔

(۲۰) شہید :

جو شخص غزوہ میں دشمن پر ہتھیار چلائے اور وہ پھر کر اسی پر لگ جائے، جس کے صدمہ سے مرجائے، وہ شہید ہے، یہ شہادت دنیا و آخرت دونوں کی ہوگی اور احکام شہادتِ دنیوی اس پر جاری ہوں گے۔

مسلم نے اپنے جامع میں ایک حدیث طولانی ذکر کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگِ خیبر میں جب فوج رسول اللہ ﷺ کی پہونچی اور طرفین سے لڑائی گھماسان ہونے لگی تو وہاں کا حاکم مرحب نکلا اور اہل اسلام میں سے حضرت عامرؓ نے اس کا مقابلہ کیا اور طرفین سے تلواریں بجلی کی طرح کوندنے لگیں، بالآخر مرحب نے حضرت عامر پر تلوار کا وار کیا اور عامر نے اپنی ڈھال پر روک کر چاہا کہ نیچے سے ایسی تلوار کا وار کریں کہ مرحب کا کام تمام ہوجائے اس وار کرنے میں عامر کی تلوار مڑ کر خود عامر پر آپڑی اور ان کی رگ ہفت اندام کٹ گئی جس سے جاں بر نہ ہو سکے اور اعلیٰ علیین کو سدھارے۔

چوں کہ اپنے ہتھیار سے آپ شہید ہوئے، اس واسطے صحابہ کو دوسری حدیث یاد آنے سے تشویش پیدا ہوئی، جس میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص آپ اپنے کو قتل کرے گا، وہ مستحقِ نار ہوگا، اس واسطے بعض صحابہ نے فرمایا کہ **بطل عمل عامر قتل نفسہ** عامر کا کیا دھرا عمل سب اکارت گیا، کیوں کہ اس نے آپ اپنے کو قتل کیا۔

اس حدیث کے راوی سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر کہا کہ یارسول اللہ عامر کا کیا دھرا اکارت ہوگیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کس نے کہہ دیا، سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ کے بعض صحابہ نے یہ کہا ہے، آپ نے فرمایا: **کذب من قال ذالك بل له أجره مرتين .** جس نے یہ بات کہی، اس نے غلطی کی بلکہ عامر کو دہرا اجر ملے گا۔

(۲۱) شہید :

جو شخص بیماری کے سبب سے غزوہ میں نہ جاسکے، وہ شہید کا ثواب پائے گا اور وہ گویا مجاہدین کے ساتھ ہے۔

مسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہے:

کنا مع النبی ﷺ فی غزوۃ فقال ان بالمدینۃ لرجالا ماسرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانو امعکم حبسهم المرض وفی حدیث وکیع الا شرکوکم فی الا جر.

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک لڑائی میں شریک تھے، آپ نے فرمایا کچھ لوگ مدینہ میں ایسے ہیں کہ تم جہاں جہاں گیے، اور جس صحرا کو طے کیا، وہ تمہارے ساتھ ساتھ

ہیں، یہ وہ لوگ ہیں، جن کو بیماری نے تمہارے ساتھ رہنے سے روک رکھا، اور وکیع کی حدیث میں ہے، اور وہ لوگ اجر میں تمہارے شریک ہیں، یعنی جس طرح اجر شہادت سے تم لوگ کامیاب ہو، اسی طرح وہ بھی اجر میں تمہارے ساتھ ہیں، یعنی اجر میں کمی نہیں ہوگی۔

(۲۲) شہید:

جو شخص غازی کے لیے سامان مہیا کرے وہ شخص اجر میں غازی کا شریک ہے۔

(۲۳) شہید:

جو شخص غازی کا قائم مقام ہو کر اس کے اہل وعیال اور خانہ داری کی اصلاح کرے، وہ شخص گویا غازی ہے۔

ترمذی نے زید بن خالد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من جهز غازيا في سبيل الله فقد غزى و من خلف غازيا في أهله فقد غزىٰ .

جو شخص غازی کا سامان کرے وہ اجر میں غازی کا شریک ہے، اور جو شخص غازی کا قائم مقام ہو کر اس کے اہل وعیال کی حاجاتِ ضروری انجام دے، وہ غازی کا شریک ہے۔

(۲۴) شہید:

جو عورت غیرت دار ہو، اور بیباکی نہ کرے، وہ شہید کا اجر پائے گی، بزار اور طبرانی نے بہ سند حسن عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الله كتب الغيرة علىٰ النساء و الجهاد على الرجال فمن صبرت منهن كان لها أجر شهيد .

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے خمیر میں غیرت پیدا کی ہے، اور مردوں کے لیے جہاد فرض کیا ہے، تو جو عورت صبر کرے، اس کو شہید کا اجر ملے گا۔

علامہ اجہوری لکھتے ہیں کہ ہم اس پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ عورت ہمیشہ غیرت پر صابر رہے، تو اس اجر کی مستحق ہوگی، یا ایک بار بھی، اس فعل کو اختیار کرے گی، تو بھی اس کی مستحق ہوگی۔

(۲۵) شہید:

جو شخص اپنے مال بچانے کے واسطے لڑے اور اس میں مارا جائے، وہ شہید ہے۔

مسلم نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی ہے:

جاء رجل الى رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله أرأيت ان جاء أحد يريد أخذ مالي قال فلا تعطه مالك قال أرأيت ان قاتلني قال قاتله قال أرأيت ان قتلني قال فأنت شهيد قال أرأيت ان قتلته قال هو في النار .

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے بتلا دیجئے کہ اگر کوئی میرا مال لینے کے ارادے سے آئے، تو میں کیا کروں؟ سرورِ عالم نے فرمایا: اس کو اپنا مال مت دے، اس نے کہا کہ اگر وہ مجھے مار ڈالنے پر تیار ہو، تو فرمایا تو بھی اس کے مار ڈالنے پر تیار رہو، اس نے کہا کہ یہ بھی مجھے بتا دیجئے کہ

اگر وہ مجھے مار ڈالے تو میرا کیا حال ہوگا؟ حضرت نے فرمایا: تو شہید ہوگا، پھر اس نے کہا کہ اگر میں اس کو مار ڈالوں تو اس کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

امام نسائیؒ نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا:

من قا تل دو ن ماله فقتل فهو شهيد .

جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے لیے لڑے اور قتل کیا جائے، وہ شہید ہے۔

دوسری روایت میں راوی مذکور سے تفسیر وارد ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من أريد ماله بغير حق، فقا تل فقتل فهو شهيد .

جو شخص بلا وجہ کسی کا مال لینا چاہے، اور صاحب مال لڑ کر مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

(۲۶) شہید:

جو شخص اپنے اہل وعیال کی حفاظت کے لیے مخالفین سے لڑے اور اس میں قتل کیا جائے تو وہ شہید ہے۔

(۲۷) شہید:

جو شخص اپنا دین محفوظ رکھنے کے لیے اپنے مخالفین سے لڑے اور اس میں وہ مارا جائے وہ شہید ہے۔

(۲۸) شہید:

جو شخص اپنی جان کی حفاظت کے لیے اپنے مخالفین سے لڑ کر قتل کیا جائے، وہ شہید ہے۔

امام نسائی نے سعید بن زید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من قتل دو ن ماله فهو شهيد ومن قتل دو ن أ هله فهو شهيد و من قتل دو ن دينه فهو شهيد ، ومن قتل دو ن دمه فهو شهيد .

جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے، وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنے اہل وعیال کی محافظت میں قتل کیا جائے، وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنے دین کی حمایت میں قتل کیا جائے، وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنی جان کی محافظت میں قتل کیا جائے، وہ شہید ہے۔

(۲۹) شہید:

جس شخص کا حق لے لیا گیا ہو، اور حق دار اپنے حق کے لیے دادخواہی کرے، اور وہ اس میں قتل کیا جائے تو وہ شہید ہے، امام نسائی نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں مقرن کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں وہ فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من قتل دو ن مظلمته فهو شهيد .

جو شخص اپنے حق کی دادخواہی میں قتل کیا جائے، وہ شہید ہے۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من كا نت له مظلمة لأخيه من عر ضه أ و شيء فليتحلله منه اليو م قبل أ ن لا يكو ن دينا ر ولا درهم ان كا ن له عمل صا لح أخذ منه بقدر مظلمته ان لم يكن له حسنا ت أ خذ من سيا ت صا حبه

فحمل علیه .

جس نے اپنے کسی بھائی کا حق ناحق لیا ہو، مال واسباب عزت وآبرو یا اور کوئی چیز ہو اس کو چاہیے کہ اس دن جس میں روپیہ اشرفی نہ ہوگا، اس کے پہلے آج ہی معاف کرا لے، اور نہیں تو اس کی نیکی لے کر حق دار کو بقدر اس کے حق کے دی جائے گی، اور اگر نیکی نہ ہوگی، تو حق دار کے گناہ اس پر بار کردیئے جائیں گے۔

مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أ تدرو ن ماالمفلس قا لو ا المفلس فینا من لا درهم له و لا متا ع فقا ل ان ا لمفلس من أمتی من یا تي یو م القیا مة بصلا ة ، و صیا م ، و زکا ة ، ویا تي قد شتم هٰذا وقذف هٰذا اکل مال هٰذا و سفك دم هٰذا ضرب هٰذا فیعطي هٰذا من حسناته وهٰذا من حسنا ته فان فنیت حسناته قبل أ ن یقضی ما علیه أخذ من خطا یا هم فطرحت علیه ثم طرح في النا ر .

آیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم میں مفلس وہ شخص ہے، جس کے پاس روپیہ اور مال واسباب نہ ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت میں مفلس وہ شخص ہے کہ قیامت میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اس کے ساتھ ہوگی، مگر اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہے، کسی کو تہمت لگائی ہے، کسی کا مال لیا ہے، کسی کو قتل کیا ہے، کسی کو مارا ہے، پس اس کی نیکیاں اس کو دے دی جائیں گی، اور اگر نیکیاں نہ باقی رہیں گی، تو ان لوگوں کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے، پھر جہنم میں

ڈال دیا جائے گا۔

(۳۰) شہید:

جو شخص دن اور رات میں بیس مرتبہ موت کو یاد کرے گا، وہ شہید مرے گا، علامہ اجہوری نے اپنے رسالہ میں اس کو ذکر کیا ہے، اور بعض روایت میں پچیس بار آیا ہے، شرح برزخ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من ذکر المو ت بین الیو م و اللیلة خمسا و عشرین مرة فا نه یحشر مع الشهدا ء .

جو شخص پچیس مرتبہ دن اور رات میں موت کو یاد کرے گا، وہ قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

(۳۱) شہید:

جو شخص ہمیشہ باوضو رہے گا، اگر مرے گا، تو وہ شہید ہوگا۔

درمختار میں جوہرہ سے نقل کیا ہے:

من دا م علی الوضو ء ما ت شهیدا .

جو شخص ہمیشہ باوضو رہے، وہ مرے گا تو شہید ہوگا۔

(۳۲) شہید:

جو شخص وضو کے بعد دو مرتبہ سورہ **انا أنزلنٰه فی لیلة القدر** پڑھے گا، اس کا نام شہداء کے دفتر میں لکھا جائے گا۔

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں دیلمی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

من قرأ في أثر وضوءه انا أنزلنٰه في ليلة القدر مرة واحدة كان من الصديقين و من قرأها مرتين كتب في ديوان الشهداء و من قرأها ثلاثا حشره الله محشر الأنبياء .

جوشخص وضو کے بعد سورۂ قدر ایک مرتبہ پڑھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو صدیقین کے گروہ میں داخل کرے گا، اور جوشخص اس کو دو مرتبہ پڑھے گا، وہ شہیدوں کے دفتر میں لکھا جائے گا، اور جوشخص تین مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو محشر میں پیغمبروں کی طرح اٹھائے گا، فقیہ ابواللیث سمرقندی نے بھی اپنے مقدمہ میں اس کو ذکر کیا ہے۔

(۳۳) شہید:

جوشخص ایک نماز سے دوسری نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا رہے، اس پر مرابطین کے احکام مترتب ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے رسالہ تذکرۃ الموتی والقبور میں لکھا ہے:

"واحادیث مرابط مقتضے ہستند کہ حکم عدم سوال در ہر شہید ست مخصوص نیست بمقتول در معرکہ"

یعنی مرابط کی حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر قسم کے شہیدوں سے قبر میں سوال نہیں ہوگا، یہ نہیں کہ جو لوگ معرکہ میں شہید ہوئے ہیں، انھیں سے سوال نہ ہوگا۔

پھر فرماتے ہیں:

اقول کسیکہ بعد نماز برائے انتظار نماز دوم در مسجد نشستہ باشد آں حضرت در حق آن فرمود

فذٰلکم الرباط. پس وی ہم سوال کردہ نہ شود.

میں کہتا ہوں کہ جو مسجد میں ایک نماز سے دوسری نماز کے لیے انتظار کرتا ہے اس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ بھی رباط ہے، تو اس شخص سے بھی قبر میں سوال نہ ہوگا۔

(۳۴) شہید:

جوشخص حلال ذریعہ سے دنیا حاصل کرے، اور پارسائی کو ہاتھ سے نہ دے، وہ شخص شہیدوں کے درجہ میں ہوگا۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من طلب الدنيا حلالا في عفاف كان في درجة الشهداء .

جوشخص دنیا کو حلال ذریعے اور پارسائی سے حاصل کرے، قیامت کے روز شہیدوں کے درجے میں ہوگا۔

بیہقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من طلب الدنيا حلالا استعفافا عن المسئلة و سعيا على أهله و تعطفا على جاره لقى الله يوم القيامة و وجهه مثل القمر ليلة البدر و من طلب الدنيا حلالا مكاثرا مفاخرا مرائيا لقى الله تعالىٰ و هو عليه غضبان .

جوشخص دنیا حاصل کرے، حلال طریقے سے اور سوال سے بچنے کی غرض سے اور اہل

وعیال کے لیے کوشش کرے، اور ہمسایوں کے ساتھ نرمی اور سلوک کرے، تو وہ شخص قیامت کے روز خدا سے اس طرح ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو شخص دنیا حاصل کرے حلال ذریعہ سے اور فخر اور دکھانے کے لیے مال بڑھائے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ حق تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

(۳۵) شہید:

جو شخص کوشش کرکے رانڈ بیوہ اور مسکینوں کی حاجت روائی کرے، وہ مجاہدین کے مثل ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

السا عي على الأرملة و المسا كين كا لمجا هد في سبيل الله و كا لذي يقو م الليل و يصوم النها ر .

جو شخص کوشش کرکے رانڈ، بیوہ اور مسکینوں کی حاجت روائی کرے وہ اللہ کی راہ میں مجاہدین کے مثل ہے، اور وہ اس شخص کے مثل ہے، جو رات بھر عبادت کرتا ہے، اور دن بھر روزہ رکھتا ہے۔

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

السا عي على الأرملة وا لمسكين كا لسا عيفي سبيل الله وأحسبه قا ل كا لقا ئم لا يفتر و كا لصا ئم لا يفطر .

یعنی ان لوگوں کے لیے کوشش کرنے والا اس عابد کے مثل ہے کہ سست نہیں پڑتا ہے، اور برابر عبادت میں رہتا ہے، اور مثل اس روزہ دار کے ہے کہ روزہ نہیں کھولتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۳۶) شہید:

خارجی کا قتل کرنے والا، شہید کا اجر پائے گا۔

امام جلال الدین سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من قتل الخوا رج فله أجر شهيد أ و شهيدين .

جو شخص خارجیوں کو قتل کرے گا، اس کو ایک شہید یا دو شہید کا اجر ملے گا۔

ومن قتله فله أجر شهيد .

اور جس کو خارجیوں نے قتل کیا ہے، اس کو شہید کا اجر ملے گا۔

(۳۷) شہید:

جس شخص کو احکامِ شریعت کے پہونچانے میں قتل ہونے کا خوف ہو، اور پھر باوجود اس کے احکام کو پہونچائے، اور اس میں قتل کیا جائے، تو وہ شہید ہے۔

فتاویٰ عالم گیری کے بابِ کراہت میں ہے:

اذا استقبله الأمر با لمعرو ف و خشى أ ن لو أقدم عليه قتل فا ن أقد م عليه و قتل يكو ن شهيد1.

جب امر بالمعروف پیش آئے، اور اس کے اقدام کرنے میں مارے جانے کا خوف ہے، پھر بھی امر بالمعروف کرے، اور اس میں قتل کیا جائے، تو وہ شہید ہوگا۔

(۳۸) شہید:

جو شخص اچھی بات کرنے کا حکم لوگوں کو دے اور منہیات سے باز رکھے، وہ شہید ہے۔

ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے:

الآمر بالمعروف والناهي عن المنكر شهيد .

اچھی باتوں کا فرمانے والا اور بری باتوں سے باز رکھنے والا شہید ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر .

ظالم بادشاہ کے پاس حق بات کہنا افضل جہاد ہے۔

(۳۹) شہید:

جو شخص وصیت کر کے مرے، وہ شہید ہوگا۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من مات على وصية مات على سبيل و سنة ومات على تقي و شهادة و مات مغفورا له .

جو شخص جائز وصیت کر کے مرے، تو وہ سنت اور حق راہ پر مرے گا، اور تقویٰ اور شہادت پر مرے گا، اور اللہ تعالیٰ مرنے کے ساتھ اس کے سارے گناہ بخش دے گا (کہ پاک صاف ہو کر بہشت میں داخل ہوگا) یعنی جس شخص پر لوگوں کے حقوق تھے، اگر وہ بلا وصیت کیے مرے تو لوگوں کے حقوق ضائع ہو جائیں گے، پس وصیت کر کے لوگوں کے حقوق کو ظاہر کر دے گا، تو یہ شخص بری الذمہ ہو جائے گا، گویا اس نے ادائے حقوق میں پہلوتہی نہیں کی، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو شہادت کا مرتبہ عطا فرماتا ہے۔

پس اگر کوئی ایسی وصیت کرے، جس سے حق دار کا حق زائل ہو تو ایسی وصیت نہایت بری ہے، اور وصیت کرنے والا مستحقِ جہنم ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الرجل ليعمل بعمل أهل الخير سبعين سنة فاذا أوصى جاف في وصية فيختم له بشر عمله فيدخل النار .وان الرجل ليعمل بعمل أهل الشر سبعين سنة فيعدل في وصيته فيختم له بخير عمله فيدخل الجنة قال أبو هريرة واقرؤا ان شئتم تلك حدود الله و من يطع الله و رسوله يدخله جنات تجرى من تحتها الأنهار خالدين فيها و ذلك الفوز العظيم و من يعص الله و رسوله ويتعد حدوده يدخله نارا خالدا فيها و له عذاب مهين .

اگر کوئی ستر برس نیکوں جیسا عمل کرے اور جب وصیت کرے تو ایسی وصیت کرے، جس میں کسی کی حق تلفی ہو تو تمام اعمالِ خیر ضائع ہو کر برے عمل کی اس پر مہر ہو جائے گی جس سے جہنم میں داخل کیا جائے گا، اور اگر ستر برس تک برے لوگوں جیسا عمل کرتا رہے، اور آخر میں جب وصیت کرے تو انصاف کرے، اور کسی کی حق تلفی نہ کرے تو اس کی اس عملِ خیر پر مہر کی جائے گی، جس سے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

اس کے بعد ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ یہ حکم قرآن مجید میں موجود ہے، اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھو، جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وصیت میں اللہ تعالیٰ نے حد مقرر کر دی ہے، جو شخص خدا اور رسول کے موافق چلے گا یعنی وصیت میں حق تلفی نہ کرے گا، اس کو

اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا، جس کے نیچے نہریں جاری ہیں، اور اس میں ان کا دائمی قیام گاہ ہوگا، اور ان کو پوری کامیابی حاصل ہوگئی، اور جو شخص خدا اور رسول کے کہنے کے موافق نہ چلے گا، اور اس کی حد سے نکل جائے گا، یعنی وصیت میں حق تلفی کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل کرے گا، اور اس کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

دوسری روایت میں صحابی ممدوح سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الرجل ليعمل و المرأة بطاعة الله ستين سنة ثم يحضره المو ت فيضارا ن في الوصية فيجب لهما النا ر ثم قرأ على ابو هريرة من بعد وصية يو صىٰ بها أودين غير مضا ر وصية من الله الىٰ قوله ذٰلك الفوز العظيم .

مرد وعورت اگر ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، پھر جب موت قریب ہو تو ایسی وصیت کریں، جس سے کسی کو ضرر پہونچے تو اللہ تعالیٰ ان پر جہنم واجب کردے گا، راوی کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے میرے سامنے یہ آیت پڑھی، جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

سنن ابن ماجہ میں انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من فر من ميرا ث وا رثه قطع الله ميرا ثه من الجنة يو م القيا مة .

جو شخص ایسی وصیت کرے جس سے وارث کو میراث نہ ملے، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی میراث قیامت کے روز نہ دے گا۔

(۴۰) شہید:

جو شخص صبح وشام اس دعا کو پڑھے، وہ شہید مرے گا۔

وہ دعا یہ ہے، **اللّٰھم انی اشھد ك انك أنت الله الذي لا الٰه الا انت وحدك ، لا شريك لك ،وأن محمدا عبد ك و رسو لك ابو ء بنعمتك على و ابوٗ بذنبى فا غفرلي ،انه لا يغفر الذنو ب غيرك .**

اس حدیث کو امام اصبہانی نے حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت کی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[illegible]

(۱) شہید:

جو شخص طاعون میں مبتلا ہو کر مر جائے، وہ شہید ہے، بخاری نے حفصہ بنت سیرین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے بھائی یحییٰ کس بیماری میں مرے، میں نے جواب دیا کہ طاعون میں مبتلا ہو کر مرے، تب حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

الطا عون شها دة لكل مسلم .

طاعون میں مرنا مسلمانوں کے لیے شہادت ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

المبطو ن شهيد ،والمطعون شهيد.

جو شخص پیٹ کی بیماری سے مرے، وہ شہید ہے، اور جو شخص طاعون میں مبتلا ہو کر مرے، وہ شہید ہے۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا:

الطاعون وخر أعدائكم من الجن و هو لكم شهادة .

طاعون میں تمہارے دشمن جن، نیزے چبھوتے ہیں اور تمہارے حق میں طاعون شہادت ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں اور امام نسائی نے سننِ صغریٰ میں عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یختصم الشهداء والمتوفون علی فراشهم الیٰ ربنا عز و جل في الذین یتوفون من الطاعون .

قیامت کے روز بادشاہ رب العزت کے دربار میں شہیدانِ فی سبیل اللہ اور جو لوگ اپنی موت سے مرے ہیں، طاعون میں مرے ہوئے، لوگوں کے باب میں فریاد لے جائیں گے:

فیقول الشهداء اخواننا قتلوا کما قتلنا .

پس وہ شہداء جو اللہ کی راہ میں لڑ بھڑ کر شہید ہوئے ہیں، کہیں گے خداوندا جیسے ہم لوگ لڑ بھڑ کر، تلوار، تیر اور نیزہ کھا کر شہید ہوئے ہیں، اسی طرح طاعون کے مرے ہوئے ہمارے بھائی بھی تلوار، تیر اور نیزہ کھا کر شہید ہوئے ہیں۔ پھر ان کو ہمارے گروہ میں داخل ہونا چاہیے۔

و یقول المتوفون اخواننا ماتوا علی فرشهم کما متنا .

اور جو لوگ اپنی موت سے مرے ہیں، وہ کہیں گے کہ خداوندا جیسے ہم لوگ اپنی موت

سے مرے ہیں، اسی طرح طاعون کے مبتلا لوگ بھی اپنی موت سے مرے ہیں، (تو جیسے ہم لوگ شہید نہیں ہیں، اسی طرح ان کو بھی شہیدوں میں داخل نہیں ہونا چاہیے)

فیقول ربنا انظروا الی جراحهم فان اشبهت جراحهم جراح المقتولین فانهم منهم و معهم فاذا جراحهم قد اشتبهت جراحهم .

اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ یہ کرے گا کہ ان کے زخموں کو دیکھو، اگر ان کے زخم شہیدوں کے زخم کے مثل ہیں، تو یہ بھی شہیدوں میں ہیں، اور ان کے ساتھ ہیں۔

پس دیکھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ جس طرح شہداء فی سبیل اللہ نیزہ، تیر اور تلوار کھا کر شہید ہوئے ہیں، ویسا ہی زخم ان کے بدن میں موجود ہے، پس یہ لوگ شہداء کے گروہ میں داخل ہوں گے۔

فائدہ: اپنی حفاظت کے لیے طاعونی مقام سے نکل کر محفوظ مقام میں جانا جائز ہے، اور شریعتِ محمدیہ نے اس کی اجازت دی ہے، اس باب میں ایک رسالہ ''**اقرار العیون فی الخروج من الطاعون**'' فقیر کا مؤلفہ ہے، جس میں احادیثِ مقدسہ، آثارِ مطہرہ، عباراتِ کتبِ فقہیہ معتبرہ اور فتاویٰ معتمدہ سے خروج کا جواز بتصریح نقل کیا گیا ہے۔

(۲) شہید:

جو شخص طاعون کے زمانے میں اپنے شہر میں مقیم رہے، اور اس اقامت سے ثواب کی نیت ہو، اور دوسری غرض نہ ہو اور خدا کی بلا اور آفات پر صابر رہے، ایسا شخص کسی قسم کی بیماری سے مرے گا تو شہید ہوگا۔

ردالمختار میں ہے:

من ما ت في زمن الطا عو ن بغير ه اذا قا م في بلده صا برا محتسبا فان له اجر شهيد كما في حديث البخا ري و ذكر الحا فظ ابن حجر انه لا يسأل في قبره .

جوشخص طاعون کے زمانے میں اپنے شہر میں مقیم رہے، اور یہ اقامت بہ نیت ثواب ہو اور بلا پر صبر کرے، ایسا شخص کسی مرض میں مبتلا ہو کر مرے گا، تو اس کو شہید کا اجر ملے گا۔ بخاری کی حدیث میں آیا ہے، اور حافظ ابن حجرؒ نے جو حدیث میں ذکر کیا ہے، اس میں اتنا اور زیادہ ہے کہ قبر میں منکر، نکیر کا سوال بھی اس سے نہیں ہوگا۔

دوسری حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انه عذا ب يبعثه الله على من يشاء و أ ن الله جعله رحمة للمو منين ليس من أحد يقع الطا عو ن فيمكث في بلده صا برا محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كا ن له مثل اجر شهيد .

طاعون عذاب ہے، جس پر خدا کو منظور ہوتا ہے اس پر بھیج دیتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو مومنوں کے لیے رحمت کا ذریعہ بنا دیا ہے، (یعنی جس پر طاعون نازل ہوتا تھا، اس کو دنیوی عذاب کے علاوہ آخرت میں بھی عذاب کا باعث ہوتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امتِ مرحومہ کے لیے آخرت کے عذاب کے بجائے رحمتِ خداوندی کا ذریعہ کر دیا کہ شہیدوں کے گروہ میں داخل کر دیا، اور قبر کے سوال سے بچا دیا، وغیرہ وغیرہ) اور

جب طاعون اس کے شہر میں پھیل جائے، تو جو شخص ثواب سمجھ کر اور صابر ہو کر اپنے شہر میں ٹھہرا رہے، اور اس کو یقین ہو کہ جو کچھ خدا نے تقدیر میں لکھا ہے، وہی ہوگا، تو اس کے لیے شہید کے مثل اجر ملے گا۔

امام احمد بن حنبلؒ نے مسند میں جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

الصا بر فيه له أجر شهيد .

جو ان ایام میں صابر ہو کر ٹھہرا رہے گا، اس کو شہید کا اجر ملے گا۔

(۳) شہید:

جو شخص بخار میں مبتلا ہو کر مرے، وہ شہید ہے، خواہ وہ بخار مرض ہو یا عرض مثلاً کسی کو دردِ سر ہو یا چوٹ لگی، اس سے بخار آ گیا، یہ سب اقسام بخار کے باعثِ شہادت ہیں۔

دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

الحمىٰ شها دة .

بخار میں مرنا، باعثِ شہادت ہے۔

مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

دخل رسو ل الله ﷺ علىٰ ام السا ئب فقا ل ما لك تزفزفين قا لت الحمىٰ لا با رك الله فيها فقا ل لا تسبى الحمى فا نها تذهب خطا يا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد .

حضرت رسول خدا ﷺ حضرت ام السائب کے یہاں تشریف فرما ہوئے اور وہ

جاڑے سے کانپ رہی تھیں، آپ نے پوچھا تو کیوں کپ رہی ہے؟ ام سائب نے کہا کہ بخار کے سبب سے، خدا اس کو ستیاناس کرے، تو سرور عالم نے فرمایا:

بخار کو برا نہ کہو، کیوں کہ وہ بنی آدم کے گناہوں کو دفع کر دیتا ہے، جیسا بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے:

ذكرت الحمىٰ عند رسو ل الله ﷺ فسبها رجل فقا ل النبي ﷺ لا تسبها فا نها تنفي الذنو ب كما تنفي النا ر خبث الحديد .

رسول اللہ ﷺ کے پاس بخار کا ذکر ہوا، تو ایک شخص نے اس کو برا کہا، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو برا نہ کہو، وہ گناہ کو ایسا مٹا دیتا ہے، جیسے آگ لوہے کے میل کو مٹا دیتی ہے۔

سننِ ابن ماجہ اور شعب الایمان میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بخار والے بیمار کی عیادت کے لیے تشریف فرما ہوئے، اور ابو ہریرہ بھی آپ کے ساتھ تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أبشر فا ن الله يقول هي نا ري أسلطها على عبد ي المو من في الدنيا لتكو ن حظه من النا ر في الآ خرة .

اے مریض خوش ہو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخار میری آگ ہے، اپنے مومن بندے پر میں اس کو مقرر کر کے بھیجتا ہوں، تا کہ جہنم کا حصہ جو اس بندے میں ہے، اس کو کھا جائے، اور پاک وصاف کر دے۔

(۴) شہید:

جو شخص بیماری سے سخت تکلیف اٹھا کر مرے، وہ شہید ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من ما ت مريضا ما ت شهيدا ووقى فتنة القبر و غدى و ريح عليه برزقه من الجنة .

جو شخص بیماری سے تکلیف اٹھا کر مرے، وہ شہید ہے اور قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا، اور جنت سے صبح وشام اس کو روزی دی جائے گی۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

ان الرب سبحا نه و تعالىٰ يقول و عزتي وجلالي لا أخرج أحدا من الدنيا أ ريد اغفر له حتىٰ استو فىٰ كل خطيئة في عنقه بسقم في بدنه واقتا ر في رزقه .

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ کو اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ جس کو میں بخشنا چاہتا ہوں، تو اس کو دنیا سے نہیں اٹھاؤں گا، جب تک اس کی گردن سے کل گناہ بیماری، اور روزی کی تنگی سے نہ نکال لوں، اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، تو آپ بخار کی حالت میں مبتلا تھے، میں نے ہاتھ سے چھوا تو سخت بخار میں مبتلا پایا، میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ، آپ کو سخت بخار ہے، آپ نے فرمایا: ہاں! مجھ کو دو آدمی کے بخار کے برابر بخار کی تیزی ہوتی ہے، تو میں نے کہا: یہ اس لیے ہے کہ آپ کو دو گنا ثواب ملے، آپ نے فرمایا: ہاں، اس کے بعد

سرور عالم نے فرمایا:

ما من مسلم يصيبه أذى من مرض فما سواه الا حط الله به سيئاته كما تحط الشجرة ورقها.

جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہونچے، چاہے بیماری سے ہو یا اور کسی چیز سے، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو گرادیتا ہے، جس طرح درختوں سے پتے جھڑتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما يصيب المؤمن من شوكة فما فوقها الا رفعه الله بها درجة أو حط بها خطيئته.

جب کسی مسلمان کا نٹا چبھنے سے، یا اور اس سے زائد تکلیف پہونچے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کا درجہ اونچا کرتا ہے، یا اس کے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

(۵) شہید:

جو شخص برف یا ٹھنڈے پانی سے نہائے، جس سے ٹھنڈک پہونچ کر موت کا باعث ہو جائے، وہ شہید ہے۔

ابن ابی شیبہؒ نے مصنف میں ذکر کیا ہے:

سأل الحسن عن رجل اغتسل بالثلج فأصابه البرد فمات فقال يا لها من الشهادة.

حضرت حسن بصریؒ سے کسی نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص برف سے نہائے، اور اس کو سردی پہونچ جائے، جس سے وہ مرجائے، تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت حسن بصریؒ

نے فرمایا کہ اس کا کیا کہنا ہے، وہ تو شہادت سے مشرف ہے۔

(٦) شہید:

جو شخص سِل میں مبتلا ہوکر مرے، وہ شہید ہے۔ سِل وہ بیماری ہے کہ پھیپھڑے میں زخم ہوجاتا ہے جس سے سخت کھانسی ہوتی ہے، اور منہ سے خون وریم بھی گرتا ہے، اور دق کی بیماری بھی اس میں ہوتی ہے۔ اور کبھی محض کھانسی بھی ہوتی ہے اور دم پھولتا ہے، جس سے بدن روز بروز دبلا ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ موت آجاتی ہے۔

امام احمدؒ نے راشد بن حبیشؓ سے اور امام عبداللہ اصفہانیؒ نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے:

السل شهادة.

سِل میں مبتلا ہوکر مرنا باعثِ شہادت ہے۔

(۷) شہید:

جو شخص ذات الجنب میں مبتلا ہوکر مرے، وہ شہید ہے۔ اس مرض میں سینہ کی جھلیوں یا عضلات میں ورم ہوجاتا ہے، جس سے بخار شدید اور کھانسی پیدا ہوتی ہے، اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنب کی بیماری مطلقاً مراد ہے۔

نسائی، ابوداؤد اور مسند احمد ابن حنبل وغیرہ میں جابر بن عتیکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

صاحب ذات الجنب شهيد.

جو ذات الجنب میں مرے، وہ شہید ہے۔

طبرانی نے عقبہ بن عامرؓ سے روایت کی ہے:

الميت من ذات الجنب شهيد .

ذات الجنب کا مرا ہوا، شہید ہے۔

(۸) شہید:

جو پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرے، وہ شہید ہے۔

پیٹ کی بیماری کسی قسم کی ہو، خواہ درد ہو، یا اسہال ہو، یا استسقاء ہو، یا ورم ہو، یا اور کوئی مرض ہو۔

نسائی وغیرہ نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

الشهادة سبع سوى القتل في سبيل الله عز و جل.

قتل فی سبیل اللہ کے سوا اور سات چیزیں باعثِ شہادت ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے:

المبطون شهيد.

پیٹ کی بیماری سے مرا ہوا، شہید ہے۔

امام جلال الدین سیوطی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

الذي يموت بمرض بطنه كالاستسقاء ونحوه و قيل أراد هنا النفاس وهو الأظهر .

جو شخص پیٹ کی بیماری میں مرے جیسے استسقاء اور اس کے مثل اور امراض اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ عورت ہے، جو زچہ میں مرے، یہ مضمون ظاہر تر

ہے۔ **وقال البيضاوي من مات بالطاعون أو بوجع البطن ملحق بمن قتل في سبيل الله لمشاركته اياه في بعض ماينال من الكرامة بسبب ماكابده من الشدة لا في جملة الأحكام و الفضائل .**

قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طاعونی اور پیٹ کی بیماری والے، مقتولین فی سبیل اللہ کے گروہ میں داخل ہیں، اور کچھ فضائل وکرامات میں ان کے شریک ہیں، گو تمام احکام وفضائل میں شریک نہ ہوں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ ان بیماروں نے تکالیفِ شدیدہ اٹھائی ہے۔

نسائی نے جامع بن شداد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن یسار سے کہتے ہوئے سنا کہ میں دو صحابی سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ کچھ لوگوں نے ایک شخص کے مرنے کا ذکر کیا جو پیٹ کی بیماری میں مر گیا تھا، عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان دونوں صحابیوں کو اس کے جنازہ کی شرکت کا اشتیاق پیدا ہوا، پھر ایک نے دوسرے سے کہا:

الم يقل رسول الله ﷺ من يقتله بطنه لم يعذب في قبره فقال الآخر بلىٰ .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص پیٹ کی بیماری میں مرے گا تو قبر کا عذاب اس پر نہیں ہوگا، دوسرے نے ہاں کر کے اس کی تصدیق کی۔

(۹) شہید:

جو شخص مرگی کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرے، وہ شہید ہے۔ ردالمحتار میں اس کو

ذکر کیا ہے۔

(۱۰) شہید:

جوعورت کہ حالتِ حمل میں مرجائے، وہ شہید ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

والمرأة تموت بجمع شهادة يعني الحامل .

جوعورت حاملہ مرجائے، وہ شہید ہے۔

(۱۱) شہید:

جوعورت صدمہ ولادت سے مرے، چاہے لڑکا پیدا ہوا ہو یا پیٹ میں رہ جائے، وہ شہید یہ اس تفسیر پر ہے، جن لوگوں نے جمع کی تفسیر پر کہا ہے:

هي من يموت من الولادة سواء ولدها أم لا .

جوعورت صدمۂ ولادت سے مرے، خواہ لڑکا پیدا ہو یا نہیں۔

(۱۲) شہید:

لڑکا پیدا ہونے کے بعد جوعورت زچہ خانہ میں مرجائے، وہ شہید ہے۔

نسائی میں صفوان بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

الطاعون والمبطون و الغريق والنفساء شهادة .

طاعون سے اور پیٹ کی بیماری سے مری ہوئی، اور ڈوبی ہوئی اور جوعورت زچہ خانہ میں مری ہو، شہید ہے۔

ابن عابدین فرماتے ہیں:

سواء ماتت وقت الوضع أو بعده قبل انقضاء مدة النفاس .

وہ عورت چاہے ولادت کے وقت مری ہو، چاہے ولادت کے بعد، چاہے مدتِ نفاس گزرنے سے پہلے۔

پہلے علامہ قاریؒ شرح مؤطا امام محمد میں فرماتے ہیں کہ امام باجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هذه سببات فيها شدة الألم ففضل الله سبحانه على أمة محمد ﷺ ان جعلها تمحيصا لذنوبهم و زيادة في أجورهم حتىٰ بلغهم مراتب الشهداء .

یہ اسباب سخت تکالیف کے باعث ہیں، اس واسطے اللہ تعالیٰ نے رسول خدا ﷺ کی امت کو یہ فضیلت عطا فرمائی کہ ان اسباب کو ان کے گناہوں کے مٹانے کا اور ان کے ثواب کی زیادتی کا ذریعہ بنادیا، یہاں تک کہ شہیدوں کے درجہ تک پہونچادیا۔

(۱۳) شہید:

جوعورت ابتدائے حمل سے دودھ چھڑانے کے وقت تک مرجائے، وہ شہید ہے۔

ابونعیم نے حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو روایت کی ہے۔

(۱۴) شہید:

جوشخص کسی بھاری چیز مثلاً دیوار یا پہاڑ کے نیچے دب کر مرجائے، وہ شہید ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

صاحب الهدم شهيد .

کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا، شہید ہے۔

ایک روایت میں ہے:

والذي يموت تحت الهدم شهيد .

اس کا مضمون پہلی روایت کا ہے۔

(١٥) شہید:

جو شخص آگ میں جل کر مرجائے، وہ شہید ہے۔

(١٦) شہید:

جو شخص پانی میں ڈوب کر مرے، وہ شہید ہے، یہی حکم اس شخص کا ہے، جو پتلی چیزوں میں جیسے شہد میں اور گڑ کے کھتے میں ڈوب کر مرے، اور جو شخص دلدل میں پھنس کر مر جائے، اس کا حکم میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا، لیکن خدا کی رحمت سے امید ہے کہ ان کا حشر بھی شہدا کے ساتھ ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من غرق فهو شهيد .

جو ڈوب کر مرے، وہ شہید ہے۔

(١٧) شہید:

جس شخص کے کھانے پینے میں کوئی چیز حلق میں پھنس جائے، جس کی وجہ سے مرجائے وہ شہید ہے۔

طبرانی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

الشريق شهيد .

گلے میں پھنس جانے سے جو شخص مرے، وہ شہید ہے۔

علامہ اجھوری فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ناجائز چیز کا استعمال کرے اور گلے میں پھنس جائے جس کے صدمے سے وہ شخص مرجائے تو بھی شہادت سے محروم نہ ہوگا، گو اس ناجائز چیز کے استعمال کرنے پر قابل مواخذہ ہوگا۔

ترمذی کے حاشیہ میں لکھا ہے:

لو قاتل على فرس مغصوب أو كان قوم في معصية نوقع عليهم البيت فلهم الشهادة و عليهم اثم المعصية .

اگر کوئی غصب کے گھوڑے پر سوار ہو کر قتال کر کے مقتول ہو، یا لوگ ناجائز امر میں مبتلا ہوں اور ان پر مکان گر پڑے اور دب کر مرجائیں تو وہ لوگ شہید ہوں گے اور اس گناہ کا وبال ان پر باقی رہے گا۔

(١٨) شہید:

جو شخص جمعہ کے دن مرے گا، وہ کسی حالت میں مرے، وہ شہید ہے۔

حمید ابن زنجویہ نے اپنی کتاب فضائل اعمال میں ایاس بن بکیر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من مات يوم الجمعة كتب الله له أجر شهيد ،ووقي فتنة القبر .

جو شخص جمعہ کے دن مرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے شہید کا اجر لکھے گا اور قبر کے فتنے سے اس کو محفوظ رکھے گا۔

(۱۹) شہید:

جو شخص جمعہ کی رات کو مرے گا، وہ شہید ہے، صاحب درمختار نے اس کو ذکر کیا ہے اور دیلمی نے مسند الفردوس میں عائشہؓ سے اور ابو نعیم نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من مات یو م الجمعة أو لیلة الجمعة ،وقي فتنة القبر و یکو ن علیه یو م القیامة علا مة الشهداء .

جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، تو فتنہ قبر سے بچایا جائے گا، اور قیامت کے روز اس پر شہیدوں کی علامت ہوگی۔

دوسری روایت میں آیا ہے:

قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے محفوظ رہے گا اور خداوند قدوس سے ملاقات کرے گا اور اس کا حساب نہ کیا جائے گا اور جب قیامت کے دن میدان محشر میں آئے گا، تو اس کے ساتھ گواہ ہوں گے، جو اس کے لیے گواہی دیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) شہید:

جو شخص مسافرت میں مرے، وہ شہید ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

المو ت الغریب شها دة .

مسافرت کی موت شہادت ہے۔

دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

مو ت المسا فر شها دة .

ابن مندہ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

یفتح للغریب في قبره کبعده عن أ هله .

جو مسافرت میں مرتا ہے، اس کی قبر اس قدر کشادہ کردی جاتی ہے، جس قدر اس کے مکان سے فاصلہ ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ نے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

تو في رجل با لمدینة فصلیٰ علیه رسو ل الله ﷺ وقا ل یا لیته في غیر مو لده فقال رجل لم یا رسول الله فقال ان الرجل اذا توفی في غیر مو لده قیس له من مو لده الی منقطع أثره في الجنة .

ایک شخص نے مدینہ میں وفات کی تو اس پر سرور عالم نے نماز جنازہ پڑھ کر فرمایا: کاش

یہ شخص اپنے مقام پیدائش سے دوسری جگہ مرتا تو خوب ہوتا ایک شخص نے کہا کہ کس وجہ سے یارسول اللہ آپ نے یہ فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی پیدائش کے مقام سے دوسری جگہ مرتا ہے تو اس کی قبر سے مقام پیدائش تک جنت کے دریچے کھول دیئے جاتے ہیں۔

محض سفر میں مرنا باعثِ شہادت ہے، خواہ وہ سفر طاعت کا ہو یا معصیت کا مثلاً کوئی رہزنی کرنے کو چلا اور سفر میں مرگیا، وہ بھی شہید ہے، اگر چہ اس کے اس فعل کا مواخذہ ہوگا۔ مگر یہ فعل اس کا شہادت کو نہیں مٹائے گا، اسی طرح سے اور افعال ناجائز کا مرتکب۔

(۲) شہید:

جس شخص کو حشرات الارض نے کاٹا، اور وہ شخص اس صدمہ سے مرگیا، وہ شہید ہے، حشرات الارض کسی قسم کے ہوں، مثلاً مکڑے، رنیلا، زنبور، بچھو۔

حاکم اور طبرانی نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من لدغته ها مة فهو شهيد.

جس کو حشرات الارض نے کاٹا، اور وہ اس صدمہ سے مرگیا، وہ شہید ہے۔

(۳) شہید:

جس کو سانپ نے کاٹا ہو، اور وہ اس تکلیف سے مرگیا، وہ شہید ہے۔

طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اقتلو ا ما ظهر من الحيا ت كبيرها و صغيرها و أسودها و أبيضها فا ن من قتلها من أمتيَ كا نت فدا ه من النا ر و من قتلته كا ن شهيد ا .

جب سانپ ظاہر ہوں، چھوٹے ہوں یا بڑے سیاہ ہوں یا سفید ان کو مار ڈالو، اور میری امت کے جو لوگ سانپ ماریں گے تو وہ جہنم سے ان کے لیے فدیہ ہوجائے گا اور جس کو سانپ نے کاٹ لیا اور وہ شخص مرگیا تو وہ شہید ہوگا۔

فائدہ: جو شخص جہنم کا مستحق ہو اور سانپ مارے تو اس نے اپنے جہنم میں جانے کا عوض دے دیا اور خود بچ گیا، اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ سانپ لوگوں کو ایذا پہونچاتا ہے، جب اس نے اس موذی کو مارا تو لوگوں سے ایذا کو دفع کردیا، اس کی وجہ سے وہ کمال ایمان کو پہونچ گیا، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے:

الايما ن بضع و سبعو ن شعبة فأفضلها قو ل لا اله الاالله و أدنا ها اما طة الاذىٰ عن الطريق .

ستر سے زیادہ ایمان کی شاخیں ہیں، اس میں افضل شاخ اللہ کی توحید ہے، اور ادنیٰ درجہ کی شاخ یہ ہے کہ راستہ سے ایذا دہ چیزوں کو ہٹا دے۔

(۴) شہید:

جو شخص ظلماً قید کیا گیا اور وہ اس تکلیف میں مرگیا، وہ شہید ہے۔

ابن مندہ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے اس کو ذکر کیا ہے۔

(۵) شہید:

جو شخص کسی جانور پر سوار ہوا، اس سے گر کر مرجائے، وہ شہید ہے۔

ابو یعلی نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

من صرع عن دا بته فما ت فهو شهيد .

جو شخص اپنی سواری سے گر کر مر جائے، وہ شہید ہے۔

دوسری روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ سواری سے خدا کی راہ میں گر کر مر جائے تو وہ شہید ہے۔

بخاری میں انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

كا ن رسو ل الله ﷺ يدخل علىٰ أم حرا م بنت ملحا ن فتطعمه وكا نت ام حرا م تحت عبا دة الصا مت فدخل عليها رسو ل الله ﷺ أ طعمته و جعلت نقلي رأسه فنا م رسو ل الله ﷺ ثم استيقظ وهو يضحك .

رسول اللہ ﷺ اکثر ام حرام (ایک بی بی کا نام ہے) بنت ملحان کے مکان پر جاتے تھے تو وہ بی بی رسول اللہ ﷺ کو کھانا کھلاتی تھیں اور وہ بی بی عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں، عادت کے طور پر ایک روز ان کے مکان پر تشریف فرما ہوئے تو انھوں نے کھانا کھلا کر حضرت کے سر سے جوئیں دیکھنے لگیں، اتنے میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی آنکھ لگ گئی، پھر ہنستے ہوئے جاگے، **قا لت فقلت ما يضحك يا رسو ل الله؟** تب ان بی بی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس وجہ سے ہنسے؟ **قا ل نا س من أمتي عرضوا عليّ غزا ة في سبيل الله ير كبو ن ثبج هٰذا البحر مملو كا على الأسرة أو مثل المملو ك على الأسرة .**

سرور عالم نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ کچھ لوگ میری امت کے میرے

سامنے پیش کیے گیے ہیں، اور وہ لوگ اللہ تعالی کی راہ میں لڑنے والے ہیں اور اس سمندر کے بیچو بیچ میں سوار ہیں اور ایسی شان و شوکت سے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتا ہے۔

قا لت فقلت يا رسو ل الله ادع أن يجعلني منهم.

ان بی بی نے کہا یا رسول اللہ خدا سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان گروہ میں کرے۔

فدعا لها رسو ل الله ﷺ.

پس سرور عالم ﷺ نے ان کے اس گروہ میں داخل ہونے کی دعا کی۔

ثم وضع ر أسه ثم استيقظ وهو يضحك .

پھر سرور عالم سر رکھ کر سو گیے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔

فقلت مايضحكك يا رسو ل الله ؟

ان بی بی نے پھر پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کے ہنسنے کا کیا باعث ہے؟

قا ل نا س من أمتى عرضوا عليّ غزا ة في سبيل الله كما قا ل في الاولىٰ.

سرور عالم نے فرمایا: کچھ لوگ میری امت کے میرے سامنے پیش کیے گیے جو خدا کی راہ میں ہیں، اور جیسے پہلے فرمایا تھا، وہی بات پھر آپ نے فرمائی۔

قالت فقلت يا رسو ل الله ادع أ ن يجعلني منهم.

ان بی بی نے کہا کہ یا رسول اللہ خدا سے دعا کیجئے کہ میں ان میں ہوں۔

قل أنت من الأولين.

سرور عالم نے ارشاد فرمایا کہ تو ان میں اولین میں سے ہے۔

فركبت البحر في زمن معاوية بن أبي سفيان فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت .

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں، وہ بی بی حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی سلطنت میں جب فوج اسلامی نے روم پر چڑھائی کی، اور فوج دریا کی راہ سے روانہ ہوئی، تو یہ بی بی ان کے ہمراہ روانہ ہوئیں، جب دریا سے اتریں تو اپنے جانور سے گر کر وفات کر گئیں۔

دوسری روایت میں ہے:

فخرجت مع زوجها عبادة بن الصامت غازيا أول ما ركب المسلمون البحر مع معاوية فلما انصرفوا من غزواتهم قافلين فنزلوا الشام فقربت اليها دابته لتركبها فصرعت فماتت .

وہ بی بی اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ساتھ نکلیں، پہلے پہل جب اہل اسلام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ کے لیے دریا کی راہ سے چڑھائی کی تھی، پھر جب لوگ غزوہ سے فارغ ہو کر شام میں فرودگاہ کیا اور ان کے سوار ہونے کے لیے سواری پیش کی گئی تو اس پر سوار ہوئیں اور جانور نے ان کو گرادیا تو مر گئیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امت رسول ﷺ کے ایک بادشاہ عالی جاہ ہیں۔ **رضى الله عنهم و عنا أجمعين .**

(٦) شہید:

جو شخص دریا میں سوار ہوا، اور کشتی ہلنے سے دوران سر پیدا ہو، ایسے شخص کو شہید کا اجر ملے گا۔

ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

الذي يسدر في البحر كالمتشحط في دمه في سبيل الله سبحانه

جو شخص دریا میں سوار ہو اور اس کو دوران سر پیدا ہوا ایسا ہے جیسے اللہ سبحانہ کی راہ میں اپنے خون میں آلودہ ہو۔

مجمع الانہر میں ہے:

المائد في البحر له أجر شهيد .

جس کو دریا میں سوار ہونے سے دوران سر پیدا ہو اس کو شہید کا اجر ملے گا۔

(٧) شہید:

جو شخص دریا میں سوار ہو، اور اس کو قی آئے تو اس کو شہید کا اجر ملے گا۔

ابوداؤد نے ام حرام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

المائد في البحر الذي يصيبه القئ له أجر شهيد.

جس شخص کو دریا کی سواری سے قے آئے، اس کو شہید کا اجر ملے گا، دوران سر اور قے کا بار بار ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ ایک دفعہ ایک قے اور دوران سر ہونا مستوجب اجر شہادت ہے۔

سنن ابن ماجہ میں سلیم بن عامر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے:

شهيد البحر مثل شهيد البر والمائد في البحر كالمتشحط في البر و ما بين الموجتين كقاطع الدنيا في طاعة الله و أن الله عزو جل

وکل ملك المو ت بقبض الأروا ح الا شهيد البحر فا نه يتو لیٰ قبض أ روا حهم و يغفر لشهيد البر الذنو ب كلهاالاالديزو لشهيد البحر الذنو ب و الدين ·

دریا کا شہید خشکی کے شہید کے مثل ہے، جس کو دریا میں دوران سر ہو، وہ ایسا ہے جیسے خشکی کا شہید کہ خون میں آلودہ ہو، اور دو موج کے درمیان کا ایسا ثواب ہے جیسے کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تارک الدنیا ہو جائے ، اور اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو مقرر کر دیا ہے کہ وہ ارواح کو قبض کریں، بخلاف دریا کے شہید کے کہ اللہ تعالیٰ خود ان کی ارواح کو قبض کرتا ہے اور خشکی کے شہداء کی قرض کے سواسب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اور دریا کے شہید کے کل گناہ مع قرض کے بخش دیئے جاتے ہیں۔

(۸) شہید:

جو شخص ظلماً قتل کیا جائے، وہ شہید ہے۔

سنن ابوداؤد میں ہے:

عن أ م ورقة بنت نو فل أ ن النبي ﷺ لما غزا بدرا، قا لت قلت له يا رسو ل الله ائذن لي في الغزو معك أمرض مر ضا كم لعل الله أ ن ير زقني الشها دة .

ام ورقہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کا ارادہ کیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دیجئے کہ آپ کے بیماروں کی خدمت کروں گی، اس ذریعہ سے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ شہادت نصیب فرمائے۔

قال قري بيتك فا ن الله ير زقك الشها دة .

سرورِ عالم نے ارشاد فرمایا کہ تو گھر میں رہ، خدا تجھ کو شہادت نصیب فرمائے گا۔

قال فكا نت تسمىٰ شهيدة.

اس حدیث کے راوی فرماتے ہیں کہ وہ بی بی شہیدہ کے نام سے مشہور ہو گئیں۔

قال وكا نت قرأ ت القرآ ن .

اس حدیث کے راوی فرماتے ہیں کہ وہ قرآن شریف بھی پڑھی ہوئی تھیں۔

فاستا ذنت النبي ﷺ أ ن تتخذ في دا رها مؤ ننا فأذن لها .

پس ان بی بی نے حضرت رسولِ خدا سے چاہا کہ ان کے گھر کی مسجد میں مؤذن مقرر کریں تو آنحضرت نے مؤذن مقرر کرنے کی اجازت دی۔

قا ل و كا نت دبرت غلا ما و جا رية فقاما اليها بالليل فغما ها بقطيفة لها حتىٰ ما تت وذهبا .

راوی نے کہا کہ ان بی بی کے پاس ایک غلام اور ایک لونڈی تھی، ان بی بی نے ان دونوں غلاموں سے کہا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو، اس آزادی کی لالچ میں ان دونوں نے موقع پا کر ان بی بی کی چادر لے کر ان کے گلے میں پھندا ڈال کر کھینچا، وہ مر گئیں، اور یہ دونوں بھاگ گیے۔

فأصبح عمر فقا م في الناس فقال من عنده من هذين علم أ ومن رأهما فليجى بهما فأمر بها فصلبا فكا نا أ ول مصلو ب في المسجد.

پس حضرت عمر نے صبح کو دربار کیا اور فرمایا کہ جس کو پتہ ان دونوں کا معلوم ہو یا دیکھا

ہو، وہ پکڑ لائے، پس دونوں پکڑ لائے گئے اور دونوں کو پھانسی دی گئی ۔اور مدینہ میں پہلے پہل ان دونوں کو مسجد میں پھانسی دی گئی۔

دوسری روایت میں ہے:

وکان رسول اللہ ﷺ یزورھافی بیتھا وجعل لھا مؤذنا یؤذن لھا وأمرھا أن توم أھل دارھا قال عبد الرحمن فانا رایت مؤذنھا شیخا کبیرا.

سرور عالم اکثر ان کے مکان پر ملاقات کو جاتے تھے اور ان کی اذان کے لیے مؤذن مقرر کر دیا اور حکم دے دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کریں۔اس حدیث کے راوی عبدالرحمان فرماتے ہیں کہ میں نے ان مؤذن کو دیکھا تھا کہ نہایت بوڑھے آدمی تھے۔

(۹) شہید:

خاصان خدا شہید ہیں، یہ وہ بوڑھے لوگ ہیں، جن کی تعریف خود روایت میں بیان کی گئی ہے، طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں:

ان للہ عبا دا یضن بھم القتل و یطیل أعما رھم في حسن العمل و یحسن أ رزا قھم و یحییھم في عا قبة و یقبض أ روا حھم في عا فیة علی الفرش، یعطیھم منا ز ل الشھدا ء .

اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو قتل کرانا پسند نہیں کرتا اور ان کی عمریں طویل کرتا ہے، جس میں وہ اچھے اعمال کرتے ہیں، اور ان کو پاک روزی دیتا ہے، اور ان کی عمر تندرستی میں گزارتا ہے، یعنی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے اور تندرستی کی

حالت میں فرش پر سوئے ہوئے، ان کی ارواح کو قبض کر لیتا ہے، پھر ان کو شہیدوں کے مرتبے عطا فرماتا ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں ہے:

قبیلہ بنوعذرہ کے تین آدمیوں نے جناب سرور عالم کی خدمت میں آکر اسلام قبول کیا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ کون خدا کا بندہ ہے کہ ان کے کھانے پینے کا بار اپنے ذمہ لے۔ابوطلحہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ان کا بار میرے ذمہ ہے۔

پس وہ تینوں آدمی ان کے پاس رہنے لگے، اس کے بعد سرور عالم نے ایک فوج کسی مقام کو روانہ کی تو اس میں کا ایک شخص روانہ ہوا، اور اس جنگ میں شہید ہو گیا، پھر چند روز کے بعد دوسری فوج لڑنے کے لیے جانے لگی تو ان میں کا دوسرا شخص فوج کے ہمراہ ہو گیا اور لڑ بھڑ کر شہید ہو گا۔

پھر چند روز کے بعد تیسرا شخص بیماری سے مر گیا۔طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں تینوں کو جنت میں دیکھا اور جو شخص بیماری سے اپنے فرش پر مرا تھا، وہ سب سے مرتبہ میں آگے ہے، اور جو دوسری مرتبہ شہید ہوا تھا، وہ اس کے بعد ہے، اور جو پہلی مرتبہ شہید ہوا تھا، وہ سب سے آخر میں ہے۔ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ اس سے مجھے سخت تعجب ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کو بیان کیا، سرور عالم نے ارشاد فرمایا: تجھے اس میں کیوں تعجب ہے؟

لیس أحد أفضل عند اللہ من مو من یعمر في الاسلا م لتسبیحه

و تکبیرہ و تهلیله .

جو اسلام میں زیادہ عمر پائے، اللہ کے نزدیک اس سے افضل کوئی نہیں ہے، کیوں کہ اس نے خدا کی تسبیح کی اور خدا کی بڑائی اور خدا کی توحید زیادہ کی ہے۔ اور یہ باتیں کم عمر والے کو نصیب نہیں ہیں۔

بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ینادي المنادي یوم القیامة أین ابناء الستین و هو العمر الذی قال الله تعالیٰ أولم نعمر کم ما یتذکر فیه من تذکر و جاء کم النذیر .

قیامت کے روز منادی پکارے گا کہ ساٹھ برس کی عمر والے کہاں ہیں اور اسی عمر کی نسبت خدا نے کہا آیا نہیں معمر کیا ہم نے تم کو اس میں جو کچھ کرنا ہو کر لو، تمہارے پاس بوڑھا پا ڈرانے والا آپہونچا۔

(١٠) شہید:

علماء باعمل شہداء میں سے ہیں۔

امام احمد بن حنبل نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

شهداء الله في الأرض أمناء الله علیٰ خلقه قتلوا أو ماتوا .

اللہ تعالیٰ کے شہیدوں میں سے وہ شہید ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات پر امین ہیں، ہر حالت میں وہ شہید ہیں، چاہے قتل کیے جائیں یا اپنی موت سے مر جائیں۔

اس حدیث میں امین سے مراد علماء ہیں، امام عبد البرؒ نے کتاب العلم میں معاذ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

العالم أمین الله في الأرض .

علماء زمین پر اللہ کے امین ہیں، اور ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

العلماء أمناء الله علی خلقه.

علماء اللہ تعالیٰ کی مخلوقات پر امین ہیں۔

دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

العلماء أمناء أمتي.

علماء میری امت کے امین ہیں۔

(١١) شہید:

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہو، وہ جس حالت میں مرے، شہید ہے۔

جامع مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من قتل في سبیل الله فهو شهید و من مات في سبیل الله فهو شهید .

جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے، وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر جائے، وہ شہید ہے۔

سنن ابی داؤد میں مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من فصل في سبیل الله فمات أو قُتل أو قصه فرسه أو بعیره أو

لدغته هامة أو مات على فراشه بأي حنف شاء الله تعالى فانه شهيد وأن له الجنة .

جو شخص اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے اور وہ مرجائے یا قتل کیا جائے یا اس کا گھوڑا یا اونٹ اس کو کچل دے یا اس کو موذی جانور کاٹ لے یا اپنے فرش پر جس طرح خدا کو منظور ہو مرجائے، وہ شہید ہے، اور اس کے لیے جنت آرام گاہ ہے۔

(۱۲) شہید:

جس کو خارجیوں نے قتل کیا ہو، وہ شہید ہے۔

(۱۳) شہید:

جس کو درندوں نے پھاڑ ڈالا، یا مارڈالا ہو، وہ شہید ہے۔

(۱۴) شہید:

جو شخص پہاڑ کے اوپر سے یا کسی اونچے مقام سے مثلاً دیوار یا درخت سے یا کنویں میں گر کر مرجائے، وہ شہید ہے۔

(۱۵) شہید:

جو عورت کنواری مرجائے، وہ شہید ہے۔

ردالمحتار میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

والمرأة تموت بجمع شهادة .

جو عورت حالت جمع میں مرجائے، وہ شہید ہے۔

یہ مضمون اس تفسیر پر ہے، جن لوگوں نے جمع کو بکارت کے معنی میں اختیار کیا ہے، اس

روایت کو ابن ماجہ نے نقل کیا ہے، اور لمعات شرح مشکوٰۃ میں ہے:

و في الحديث أيما امرأةٍ ماتت بجمع و لم يطمث دخلت الجنة أراد بها البكر .

اور حدیث میں وارد ہے کہ جو عورت جمع میں مرجائے اور حیض نہ آیا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگی، مراد جمع سے کنواری عورت ہے۔

(۱۶) شہید:

جس شخص کو چور نے مار ڈالا، وہ شہید ہے۔

عارضۃ الاحوذي شرح ترمذی میں لکھا ہے:

جس کو چوروں نے مارڈالا ہو، اس کی شہادت میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، اقل درجہ یہ ہے کہ ظلماً مارا گیا یا جان و مال کی حفاظت میں مارا گیا۔

(۱۷) شہید:

مرتث شہید ہے، یعنی جو شخص معرکہ میں شہید ہو کر علاج کی غرض سے اٹھا کر اپنے مقام پر لایا گیا اور مرافق حیات پائی، وہ شہید ہے اور وہ بھی شہدائے اخروی میں داخل ہے، اور اس کی تفصیل کتبِ فقہ میں بہ تفصیل بیان کی گئی ہے۔

فائدہ جلیلہ

جاننا چاہیے کہ ہر ایک شہادت کے اقسام جو ذکر کیے گیے ہیں، اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ ایک شخص کو ایک ہی شہادت حاصل ہوگی، بلکہ ایک آدمی کو بہت سی شہادتیں حاصل ہوسکتی ہیں، مثلاً ایک شخص مسافرت میں مرا، اس کو سفر کے سبب سے شہادت حاصل ہوئی

اور وہ شخص سورہ یٰسین بھی پڑھتا تھا، اس سے اس شخص کو دو مرتبے شہادت کے حاصل ہوئے اور تجارت میں سچ بھی بولتا تھا، اس کو تین مرتبے شہادت کے حاصل ہوئے اور وہ درود بھی پڑھتا تھا، اس سے چار مرتبے شہادت کے ملے اور باوضو بھی مرا، اس کو پانچ مرتبے شہادت کے حاصل ہوئے اور وہ موت کو بھی یاد کرتا تھا، اس کو چھ مرتبے شہادت کے حاصل ہوئے، اسی طرح سے ہر ایک شہادت کے اسباب زائد ہونے سے شہادت بھی زائد ہوتی جائے گی، **ذٰلك فضل الله يو تيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم .**

☆☆☆☆☆☆

خاتمہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں شہدا کے مرتبے جابجا ذکر کیے ہیں اور احادیث میں ان کے فضائل اس کثرت سے وارد ہوئے ہیں، جن کا شمار دشوار ہے اور حق تو یہ ہے کہ ان کے مراتب اور تقرب جو بارگاہ احدیت میں ہیں خدا ہی خوب جانتا ہے، مگر ہم یہاں پر چند احادیث جو مطلق شہیدوں کی شان میں وارد ہوئی ہیں، نقل کرتے ہیں۔

سنن ابی داؤد میں نمران بن عقبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ام الدردا صحابیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم یتیم تھے، تو ام الدردا نے ہم سے فرمایا کہ اے نمران سنو، ہم تم کو خوش خبری سناتے ہیں، وہ یہ ہے کہ میں نے ابو الدردا صحابی سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا:

يشفع الشهيد فى سبعين من أهل بيته.

شہید اپنے خاندان سے ستر افراد کی شفاعت کر کے بخشوائیں گے۔

جامع ترمذی میں ہے:

مقدام بن معد یکرب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہید میں چھ باتیں بے مثل ہیں:

(۱) يغفر له فى أول دفعة.

پہلی بات یہ ہے کہ پہلے ہی باران کے کل گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(۲) ويرى مقعده من الجنة.

دوسری بات یہ ہے کہ اپنی نشست گاہ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔

(۳) ويجار من عذاب القبر.

تیسری بات یہ ہے کہ عذاب قبر سے بچ جاتا ہے۔

(۴) ويامن من الفزع الأكبر.

چوتھی بات یہ ہے کہ قیامت کے ہولناک خوف سے امان پاجاتا ہے۔

(۵) ويوضع على راسه تاج الوقار اليا قوتة منها خير من الدنيا ويزوج اثنين وسبعين زوجة من الحور العين.

پانچویں بات یہ ہے کہ اس کے سر پر وقار اور عظمت کا تاج رکھا جائے گا، جس کا ایک تاج دنیا و مافیہا سے کہیں بڑھ کر ہے اور بہتر حوروں سے اس کا نکاح کیا جائے گا۔

(۶) ويشفع فى سبعين من أقاربه.

چھٹی بات یہ ہے کہ اپنے عزیز و اقارب میں سے ستر کو یا ستر خاندان کو شفاعت کر کے

بخشوائے گا۔

سنن ابوداؤد میں ایک باب میں ذکر کیا ہے کہ اس میں کہ شہیدوں کی قبروں پر نور کا بقعہ آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے۔

پھر عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں:

لما مات النجاشی کنا نتحدث انه لایزال یری علی قبره نور.

جب نجاشی بادشاہ نے حبشہ میں وفات کی تو ہم لوگ آپس میں کہتے تھے کہ ہمیشہ اس کی قبر پر نور دیکھا جاتا ہے۔

جامع ترمذی میں ابوہریرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

عرض علی أول ثلٰثة یدخلون الجنة شهید وعفیف متعفف وعبد أحسن عبادة الله ونصح لموالیه.

تین گروہ جو پہلے پہل جنت میں داخل ہوں گے، میرے سامنے پیش کیے گیے، اول شہید دوسرے وہ کہ جائز چیزوں سے بچتا ہے اور باوجود حاجت کے کسی سے سوال نہیں کرتا، تیسرے غلام جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح سے کرتا ہے اور اپنے مالک کی خیرا خواہی کرتا ہے۔

سنن ابوداؤد میں ہے:

حسناء بنت معاویہ نے کہا کہ مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا کہ میں نے جناب سرور عالم ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! جنت میں کون سے لوگ ہیں، ارشاد فرمایا:

النبي في الجنة و الشهید في الجنة و المولود فی الجنة والوئید في الجنة .

پیغمبر جنت میں ہیں، شہید جنت میں ہیں، چھوٹے بچے جنت میں ہیں اور جن کو لوگوں نے زندہ گاڑ دیا ہے، وہ جنت میں ہیں۔

سنن ابن ماجہ ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

یشفع یوم القیامة الأنبیاء ثم العلماء ثم الشهداء .

قیامت کے روز تین گروہ لوگوں کے شفاعت کریں گے، ایک انبیاء علیہم السلام دوسرے علماء، تیسرے شہداء

اللّٰهم ارزقنا شفاعتهم و اجعلنا ممن یتبعون سبیلهم و یسعون سعیهم و یهتدون بهدیهم و یتخلقون بأخلاقهم و صلوات الله و سلامه علی النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماخذ و مراجع

نمبر	نام کتاب	نام مصنف
۱	بخاري	امام محمد بن اسماعيل بخاري
۲	مسلم	امام مسلم بن حجاج نيشا پوری
۳	أبو داؤد	سليمان بن أشعث سجستا ني
٤	ترمذي	امام أبوعيسىٰ تر مذي
٥	ابن ما جه	امام أبو عبد اللهابن ماجه قزويني
٦	نسائی	حافظ أحمدبن شعيب نسا ئی
۷	مسدرك حاكم	امام أبوعبد الله حاكم نشاپوري
۸	مسند أحمد	امام أحمد بن حنبل
۹	المصنف	امام ابن أبي شيبة
۱۰	شعب الايمان	أبو بكرأحمدبن حسين بيهقي
۱۱	مسند أ بی يعلىٰ	امام أبو يعلىٰ
۱۲	مسند البزّا ر	امام أبو بكر بزار
۱۳	مسند الفر دوس	ديلمي
١٤	سنن صغرىٰ	حافظ أحمدبن شعيب نسا ئی
۱٥	طبرا نی كبير	امام طبرا ني
۱٦	طبرا نی أوسط	امام طبرا ني

نمبر	نام کتا ب	نام مصنف
۱۷	جمع الجوامع	حا فظ جلال الدين سيوطي
۱۸	جا مع صغير	
۱۹	مجمع البحا ر	علامه طاهر فتني
۲۰	حليه	امام أبو نعيم
۲۱	فتا ویٰ عا لم گيری	مرتبه عهد اورنگ زيب
۲۲	شا می	ابن عا بدين شامي
۲۳	الأتقا ن	حا فظ جلال الدين سيوطي
۲٤	ا حياء العلو م	امام أبو حامد غزالي
۲٥	الدرالمختا ر	محمد بن علاء الدين حصكفي
۲٦	مرا قی الفلا ح	فقيه حسن بن عمار شرنبلالي
۲۷	تذكرة المو تىٰ و القبو ر	قاضي ثناء الله پاني پتي
۲۸	شرح بر زخ	
۲۹	فضا ئل الأعمال	ابن زنجويه
۳۰	كتا ب العلم	ا مام ابن عبد البر
۳۱	لمعات شرح مشكوٰة	شيخ عبد الحق الدلهوي
۳۲	عا رضة الأ حوذی	قا ضي أبوبكر ابن عربي
۳۳	شرح الصدو ر	حا فظ جلال الدين سيوطي